اپنی ملت پہ قیاس اقوام مغرب سے نہ کر
خاص ہے ترکیب میں قوم رسول ہاشمی ﷺ

قومی فخر

فیض ملت، آفتاب اہلسنت، امام المناظرین، رئیس المصنفین

مصنف

حضرت علامہ الحافظ مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ العالی

باہتمام

محمد اویس رضا قادری

قطب مدینہ پبلشرز کراچی

www.FaizAhmedOwaisi.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رحمۃ للعالمین

قومی فخر

تصنیف لطیف

شمس المصنفین، فقیہ الوقت، فیضِ ملت، مفسرِ اعظم پاکستان

حضرت علامہ ابوالصالح مفتی محمد فیض احمد اُویسی دامت برکاتہم القدسیہ

مقدمہ

ہمارے دور میں نہ صرف ہمارا ملک پاکستان بلکہ جمیع ممالک دنیا کے باسی نہ صرف مسلمان بلکہ ہر قوم تعصّب قومی ولسانی میں مبتلا ہے اور یہ ایسا گھناؤنا مرض ہے کہ جسے چمٹا اسے لے ڈوبا اور اسے استعمال میں وہ لاتے ہیں جن میں خود غرضی کا بھوت سوار ہوتا ہے۔ دور حاضرہ میں خود غرضی زوروں پر ہے جسے دیکھو یہی چاہتا ہے کہ میرا کام بن جائے خواہ ساری قوم تباہ و برباد ہو جائے۔ کرسی ممبری و دیگر اقتداری ہوس کے پجاری اور ملک میں شر و انتشار پھیلانے والے اکثر اسی حربہ کو عمل میں لاتے ہیں کام نکالنے کے بعد پھر وہ کہیں نظر نہیں آتے ایسے نا اہلوں سے ملک وملّت کو نقصان شدید پہنچنے کے علاوہ برادریوں کے جھگڑے اور لڑائیاں اور خون خرابے اور بغض وعناد صدیوں تک برپا رہتے ہیں جس سے ہزاروں قیمتی جانیں ضائع ہو جاتی ہیں اور معاشرہ و معاش کو سخت دھچکا لگتا ہے اور یہ خرابی مجموعی طور پر ہوتی ہے اور فرد واحد کے لئے بھی خسارہ ونقصان کے سوا کچھ حاصل نہیں کیونکہ نسبی وقومی پر فخر کرنے والا نہ گھر کا رہتا ہے نہ گھاٹ کا وہ بزعم خویش ہچو یا دیگرے نیست اور پدرم سلطان بود کے نشہ سے علم وہنر سے محروم رہتا ہے اور عزت ووقار کو کھو بیٹھتا ہے۔ اگر وقتی طور پر کچھ فائدہ حاصل ہوتا ہے تو وہ بھی صرف دنیوی اور وہ بھی تھوڑی دیر کے لئے۔ جس کا خمیازہ ممکن ہے دنیا میں نہ بھگتے آخرت میں تو سخت مار ہی پڑے گی اور بس اسی لئے اللہ عزّوجل نے فرمایا:

وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّ لَعِبٌ وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ (پارہ ۲۱، سورۃ العنکبوت، ایت ۶۴)

ترجمہ: اور یہ دنیا کی زندگی تو نہیں مگر کھیل کود اور بیشک آخرت کا گھر ضرور وہی سچی زندگی ہے کیا اچھا تھا اگر جانتے۔

آیت میں اللہ تعالیٰ نے دنیوی مفاد کو ترجیح دینے والے کی مثال کھیل تماشہ سے دی ہے جو لمحات کی خوشی کے بعد کچھ تضیع اوقات اور فائدہ کے عدم حصول پر کف افسوس ملنے کے سوا کچھ نہیں ہوتا اس کی مثال یوں بھی دی جاسکتی ہے کہ بچے کو علم وہنر بچپن میں زہر کے گھونٹ محسوس ہوتے ہیں لیکن عرصہ بعد علم وہنر حاصل کیا تو زندگی بھر نہ خود چین اڑاتا ہے بلکہ نسلوں تک عیش وآرام کا پھریرا اس کے خاندان میں لہرایا جاتا ہے اور اگر علم وہنر کا تعلق ذاتِ حق سے متعلق ہے تو آخرت میں اس کے صدقے لاکھوں کی بگڑی سنورتی ہے اگر بچے نے علم وہنر سے جی چرایا تو وہ اپنے چند لمحات بچپن میں من مانی خوشی سے ضائع کردے تو اس کا نتیجہ ظاہر ہے کہ وہ بچہ جوان ہو کر بے علمی و بے ہنری کی تلخ اور ذلیل زندگی بسر کرتا ہے۔

فقیر کی یہ گذارش ان عزیز مسلمانوں سے ہے جن کا نعرہ ہے

؎ غلام ہیں غلام ہیں رسول ﷺ کے غلام ہیں
غلامی رسول ﷺ میں موت بھی قبول ہے

اور اس نعرہ کی صدا اگر دل کی گہرائیوں سے نکلتی ہے تو پھر سوچئے کہ اللہ و رسول (جل جلالہ ﷺ) نے کیا فرمایا ہے۔ موت کو قبول کرنے والے عزیز و پہلے اللہ و رسول (جل جلالہ ﷺ) کے قول مبارک کو قبول کر لو۔ وہ ہے نسب وغیرہ پر فخر نہ کرنا۔

(باب ۱)

نسب پر فخر کرنے کی ممانعت

اللہ تعالیٰ نے برادریوں اور قوموں کا ذکر کر کے فرمایا:

وَ جَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآىٕلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ" (پارہ ۲۶، سورۃ الحجرات، ایت ۱۳)

ترجمہ: اور تمہیں شاخیں اور قبیلے کیا کہ آپس میں پہچان رکھو بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزّت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے۔

فائدہ: برادری و ذات کا اظہار بری بات نہیں وہ تو معاشرہ کی ضرورت کی شے ہے لیکن اللہ کے نزدیک اعلیٰ و افضل تقویٰ ہے اسی سے بندہ دارین میں خلقِ خدا کا سردار بنتا ہے اسی لئے اولیاء کرام کا خصوصی نشان بھی تقویٰ بتایا ہے چنانچہ فرمایا۔

اِنْ اَوْلِیَآؤُهٗۤ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ (پارہ ۹، سورۃ الانفال، ایت ۳۴)

ترجمہ: اس کے اولیاء تو پرہیزگار ہی ہیں۔

اور فرمایا

اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ كَانُوْا یَتَّقُوْنَ ۝ (پارہ ۱۱، سورۃ یونس، ایت ۶۲)

ترجمہ: سن لو بیشک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم۔ وہ جو ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے ہیں۔

انتباہ

افسوس ہے کہ ہمارے دور میں وہی خرابی یعنی نسبی فخر ایسے گھس گئی ہے کہ اب نکالے سے نہ نکلے ہے۔ پیروں فقیروں کی اولاد یا کوئی رشتہ دار کہ وہ کتنا ہی جرائم و مآثم سے بھرپور ہو ہم اسے سرآنکھوں پر بٹھاتے ہیں۔ اور خدا عزوجل کا محبوب بندہ تقویٰ وطہارت اور نیکی اور علم وعمل کی تصویر کی طرف نظر اٹھا کر نہیں دیکھتے۔ یہ رونا آج سے نہیں بلکہ صدیوں سے رویا جارہا ہے چنانچہ علامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک رسالہ میں لکھا کہ

ان هذا رسالة فی حل مسئلة ابتلی لهاجهلته فی باب النسب عارية عن اكتساب الحسب

یہ رسالہ ان جاہلوں کے علاج کے لئے ہے جو باب نسب کی بیماری میں مبتلا ہیں جو حسب کی تحصیل سے محروم ہیں۔

اسی لئے فقیر اویسی غفرلہٗ کی اہل اسلام سے اپیل ہے کہ علم وہنر خود سیکھو اور اولاد کو سکھاؤ اس میں تمہارا اور تمہاری اولاد کا خود اپنا نہیں بلکہ پشتوں بھلا ہے۔ دیکھئے اولیاء اللہ نے علم وعمل کمایا تو تا حال ان کے آستانے کیسے آباد ہیں اور ان کی اولاد کو معاشرہ میں کتنا بلند مقام حاصل ہے جو ان کے نقش قدم پر رہے انہیں تعظیم وتکریم کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے جو ان کی راہ سے بھٹکے ان کا انجام بھی سب کو معلوم ہے۔

بیماری کا سبب

اس بیماری کا اصل سبب علامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے بتایا کہ

حسبوا ان الامر كانت جارية يكون مذمة العيب ومذلة العارعلی ولدء جارية۔

ذات پات پر فخر کرنے والے سمجھتے ہیں کہ اگر ہم علم وہنر کے درپے ہوں تو ہمارے لئے اور ہماری آنے والی نسلوں کے لئے عیب اور ننگ وعار ہے۔

مثلاً موجودہ پیران عظام کا خیال ہے کہ ہم اولاد کو علم دین پڑھائیں تو لوگ کہیں گے یہ ملاّ، مولوی ہوگئے یا ہنر سکھائیں تو اسی ہنر سے اولاد معروف ہوگی اور ہمارے آباؤ اجداد کا لاحقہ ہمارے سے اڑ جائے گا اور عوام بھولے بھالے لوگوں سے جو ہمارے نذرانے مفت وصول ہوتے ہیں وہ ختم ہو جائیں گے ایسے ہی عوام قومیت کے خواب دیکھنے والے ہنر اور کسب معاش اور علم وعمل سے محروم رہنے والوں کا حال ہے۔

علاج اور قرآن وحدیث

یہ بیماری اگرچہ دور حاضر میں لاعلاج معلوم ہوتی ہے بلکہ بیمار قوم الٹا نسخہ بتانے والے کی جانی دشمن ہو جائے گی لیکن

اسلامی خیر خواہی کا تقاضا ہے کہ بتا دینا ضروری ہے پھر بیمار کی مرضی علاج کرائے یا ڈاکٹر حکیم کو گالی سنائے جو کچھ چاہے۔

حکیمِ علماء ربانی:

حضرت علامہ علی قاری رحمہ اللہ نے ''الاحتساب'' میں فرمایا کہ مذکورہ بالا خیال ''مخالف الاجماع العلماء'' یہ خیال علمائے ربانی کے ہاں بالاتفاق غلط ہے اس کی دلیل باب فقہ کی بحث ''کفو'' کافی ہے کہ قیامت تک کفو کا ناطہ نہیں ٹوٹتا خواہ کسب وہنر ہزاروں بار بدلتا رہے مثلاً کسی کی قوم افغان یا اعوان یا سیّد ہے اور ہنر سیکھا ہے سُنار، لوہار کا یا کھیتی باڑی کا کام کیا یا علم پڑھ کر عالم بنا تو باب النکاح میں اصل قومیت کا اعتبار ہوگا نہ کہ کسب وہنر کا۔

ارشاد ربانی

اللہ تعالیٰ نے بندوں کو انتباہ فرمایا کہ

فَاِذَا نُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَلَآ اَنْسَابَ بَیْنَهُمْ یَوْمَئِذٍ وَّلَا یَتَسَآءَلُوْنَ (پارہ ۱۸، سورۃ المومنون، ایت ۱۰۱)

ترجمہ: توجب صُور پھونکا جائے گا تو نہ ان میں رشتے رہیں گے اور نہ ایک دوسرے کی بات پوچھے۔

فائدہ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اس نفخ صور سے دوسرا نفخ مراد ہے کہ جب قیامت میں حساب کتاب کے لئے اٹھیں گے تو اس وقت ذات پات سے نہیں بلکہ تقویٰ وطہارت سے پہچانے جائیں گے جیسے دنیا میں ذات پات کا راج تھا کہ یہ ملک صاحب تو وہ خان صاحب اور چودھری صاحب اور جام صاحب وغیرہ یہ القابات وخطابات یہاں دھرے کے دھرے رہ جائیں گے۔

سوال

نسب ٹوٹ جانے کے کیا معنی ہیں جب کہ اولاد (آدم علیہ السلام) کا نسبی سلسلہ منقطع ہونے والا نہیں؟

جواب

آیت کی مراد یہ ہے کہ انسان صرف نسبی رشتہ سے رفیع الدرجات نہ ہوگا بلکہ یوم جزا میں رفع درجات کا دارومدار تقویٰ اور نیک عمل (ایمان وصحیح عقیدہ کے بعد) ہے اور بس۔

آیات قرآنیہ

اللہ تعالیٰ نے قیامت میں رفع درجات کا موجب خود بتایا۔

وَالْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰی (پارہ ۵، سورۃ النساء، ایت ۷۷)

ترجمہ: اور ڈر والوں کے لئے آخرت اچھی۔

اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ (پارہ ۲۶، سورۃ الحجرات، ایت ۱۳)

ترجمہ: بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیز گار ہے۔

فائدہ

متقی وہ ہے جو اللہ تعالیٰ سے بہت خوف وخشیت رکھتا ہو اور اوامر ونواہی کا سختی سے پابند ہو۔

فائدہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ دنیا کی عزت دولت سے ہے لیکن آخرت کی عزت تقویٰ وطہارت سے (بعض اہل دانش سے یہ مرفوعاً مروی ہے)

خطبۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مضمون

حضور نبی پاک ﷺ کا اس بارہ میں خطبہ مشہور ہے جس کے الفاظ مبارکہ یہ ہیں

یاایھاالناس الا ان ربکم واحد وان اباکم واحد وا فضل ا لعربی علےٰ عجم ولا لعجم علیٰ عربی ولااسود علیٰ احمر ولالا حمر علی اسود الابالتقویٰ.

(رواہ الطبری فی آداب النفوس)

اے لوگو! خبردار تمہارا رب ایک ہے اور تمہارا باپ ایک ہے عربی کو عجمی پر اور عجمی کو عربی پر کوئی فضیلت نہیں اور نہ ہی کالے کو سرخ پر اور نہ سرخ کو کالے پر فضیلت ہے اگر کسی کو کوئی فضیلت ہے تو تقویٰ سے۔

ارشاد رسول صلی اللہ علیہ وسلم

نسب پر فخر وناز کرنے والا عزیز اپنے آقا ومولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے ارشادات و وعیدات بھی سن کر اپنا فیصلہ خود فرمالے۔

عن ابی مالک الاشعری مرفوعاً ان اللہ لاینظر الیٰ انسابکم والا احسابکم ولا انی اموالکم

ولکن ینظر الی قلوبکم فمن کان له قلب صالح تحنن اللّٰہ علیه انما انتم بنو آدم واحبکم الی اللّٰہ اتقاکم۔

ترجمہ : ابوموسیٰ اشعری سے مرفوعاً مروی ہے کہ بیشک اللہ عزوجل تمہارے نسب اور حسب کو نہ دیکھے گا اور نہ ہی تمہارے مال دیکھے گا ہاں وہ تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے جس کا دل صالح ہو اس پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے گا بیشک تم بنو آدم ہو اور اللہ کا محبوب ترین بندہ وہ ہے جو زیادہ پرہیز گار ہے۔

سوال

حدیث شریف میں ہے:

کل سبب ونسب ینقطع یوم القیمة الانسبی وحسبی۔

قیامت میں تمام سبب ونسب منقطع ہوں گے سوائے میرے نسب وسبب کے۔

جواب

قیامت میں واقعی تمام حسب ونسب منقطع ہوں گے سوائے قرآن وایمان کے۔ یہاں سبب سے ایمان اور نسب سے قرآن مراد ہے اس جواب کی تائید آیت:

اِنۡ اَوۡلِيَآؤُهٗۤ اِلَّا الۡمُتَّقُوۡنَ (پارہ ۹، سورۃ الانفال، ایت ۳۴)

ترجمہ: اس کے اولیاء تو پرہیز گار ہی ہیں۔

اور حدیث آل محمد کل تقی (رواہ الطبرانی) وغیرہ سے ہوتی ہے۔

یہ جواب علامہ علی قاری رحمہ اللہ الباری نے دیا ہے اس کو مزید تقویت آیت......

وَلَاَمَةٌ مُّؤۡمِنَةٌ خَيۡرٌ مِّنۡ مُّشۡرِكَةٍ وَّلَوۡ اَعۡجَبَتۡكُمۡ (پارہ ۲، سورۃ البقرۃ، ایت ۲۲۱)

ترجمہ: اور بیشک مسلمان لونڈی مشرکہ سے اچھی اگرچہ وہ تمہیں بھاتی ہو۔

سے پہونچتی ہے۔

ام اسماعیل علیٰ نبیناوعلیه الصلوۃ والسلام

اگر نسب فخر کی چیز ہوتی تو حضرت ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام بی بی ہاجرہ سے کبھی نکاح نہ کرتے ایسے ہی اسے دوسری دلیل سمجھئے کہ ان سے ہی حضرت اسماعیل علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام پیدا ہوئے اور وہ ہمارے نبی پاک شہ لولاک

ﷺ کے دادا اور حضرت ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ کے بڑے صاحبزادے اور خدا تعالیٰ کے پیغمبر تھے۔

ام ابراهیم رضی اللہ عنہا

حضور سرور عالم نور مجسم ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی والدہ کنیز تھیں یعنی بی بی ماریہ رضی اللہ عنہا اگر نسب فخر کی شے ہوتی تو حضور نبی پاک ﷺ کے صاحبزادہ والاشان کی ماں کنیز نہ ہوتیں پھر ان کی تربیت بھی اعلیٰ خاندان میں نہیں بلکہ ایک معمولی گھرانے میں ہوئی حالانکہ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی پیدائش پر انصار کے تمام گھرانوں کو استدعاء تھی ان کے رضاع وتربیت سے مشرف ہوں چنانچہ علامہ علی قاری رحمہ اللہ الباری لکھتے ہیں

قال الزبير بن بكار وتنافست الانصار فيمن يرضع ابراهيم فانهم احبوان يفرغوا مارية له وان ينشر فوابالخدمةونسبة الارضاع والارتضاع في ذلك المقام. (الاحتساب)

حضرت زبیر بن بکار نے کہا کہ تمام انصار کو رغبت تھی کہ حضرت ابراہیم کو دودھ پلانے کی سعادت پائیں تو سب نے اس کام سے بی بی ماریہ کو چاہا اور خود اس خدمت کے لئے مشرف ہوں تاکہ انہیں دودھ پلانے کا اعلیٰ مقام مرتبہ ومقام حاصل ہو۔

باوجود اس کے حضور عالم ﷺ نے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی اس خدمت کیلئے بی بی ام بردہ بنت المنذر بن زید الانصاری براء بن اوس کی زوجہ رضی اللہ عنہا کا انتخاب فرمایا ذیل میں فقیر حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی شخصیت کا تعارف کرادے ایسے ہی بی بی ماریہ وبی بی ام بردہ رضی اللہ عنہا کا تاکہ نسب پر گھمنڈ رکھنے والوں کو معلوم ہو کہ حضور نبی اکرم شفیع معظم ﷺ نے کس طرح اس گھمنڈ کو ختم فرمایا۔

تعارف ابراهیم بن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم:

نبی اکرم ﷺ علی الاطلاق جملہ مخلوق سے افضل اور برتر ہیں اسی معنی پر حضرت ابراہیم جو حضور ﷺ کے صاحبزادہ والا شان ہیں تو آپ کی عزت واحترام ظاہر ہے کہ آپ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ودیگر خلفاء راشدین سے افضل نہ سہی لیکن صحابہ کرام واہلبیت میں ان کی شان بالا واعلیٰ ہے اسی لئے حضور علیہ السلام نے فرمایا نبوت ختم نہ ہوتی تو ابراہیم نبی ہوتے اس کے باوجود ماں بی بی ماریہ رضی اللہ عنہا ہیں جو ایک کنیز ہیں۔

حقارت کی نگاہ

یہ تو بہت پرانی عادت ہے کہ لوگ پیشہ ور لوگوں اور غلاموں کو حقیر سمجھتے تھے۔ اس سے کسی کی رفعت شان میں کوئی فرق

نہیں آتا۔ اسلام میں تقویٰ تمام انساب سے بلند اہمیت رکھتا ہے اور اسے بلند قدر اور ثواب کے تمام اسباب سے قوی تصور کیا گیا ہے۔

اِنَّ اَکۡرَمَکُمۡ عِنۡدَ اللّٰهِ اَتۡقٰکُمۡ (پارہ ۲۶، سورۃ الحجرات، ایت ۱۳)

ترجمہ: بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے۔

حدیث

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں ''ہر متقی میری آل ہے'' اس کا عملی ثبوت یہ ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے اہلِ بیت میں شمار کیا ہے اور اعلان کیا کہ

سلمان منا اهل البيت

سلمان ہمارا اہل بیت ہے۔

ایمان اور تقویٰ نہ ہونے کی وجہ سے قرآن پاک نے حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے کو نبی کی اولاد سے نکال دیا اور فرمایا:

اِنَّهٗ لَيۡسَ مِنۡ اَهۡلِكَ (پارہ ۱۲، سورۃ ھود، ایت ۴۶)

ترجمہ: (اے نوح) وہ تیرے گھر والوں میں نہیں۔

کیونکہ اس کا کردار غیر صالح ہے۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ حبشی ہوتے ہوئے بھی حضور اکرم ﷺ کے پسندیدہ صحابی ہیں۔ ان کے برعکس ابولہب آپ کے خاندان قریش کا سردار اور حقیقی چچا ہونے کے باوجود آپ سے کوئی رشتہ نہیں رکھتا۔ حضور ﷺ نے اپنے ایک قول میں فرمایا کہ ''بہت سے ابدال اموالی (غلاموں) میں ہوں گے۔'' پھر فرمایا ''اگر علم ثریا اور کہکشاں پر معلق ہو جاتا تو فارس کے غلام اسے زمین پر لے آتے۔

الا طلبن بالنسک ملکا مؤیدا — فما الملک فی الدارین الا الناسک
ولیس ملیکا غیر مالک نفسه — وان حازو استصفی اقاصی الممالک
ابولهب فی فائق الحسن لم یکن — عدیل بلال اسود اللون حالک
فرم بالتقی رضوان رضوان مالکا — هواک تفر بالعتق من رق مالک

ترجمہ: خبردار عبادت سے ہی دائمی ملک حاصل ہوتا ہے۔ دونوں جہانوں میں وہی بادشاہ ہے جو عبادت گزار ہے

۔وہ شخص بادشاہ نہیں ہوسکتا جو صرف اپنی ذات کے لئے مال ورقم جمع کرتا ہے۔وہ دنیا کے کونے کونے پر قبضہ بھی کرلے تو اسے بادشاہ نہیں مانا جائے گا۔ابولہب حسن وجمال کی وجہ سے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہیں خوب تر تھا مگر حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کالے ہونے کے باوجود ابولہب سے بلند تر مقام پر فائز تھے۔تقویٰ کے لباس سے مزین ہوکر رضوان جنت سے ملاقات کرے۔

حکایت

حضرت عثمان بن عطاء رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے والد سے یہ واقعہ بیان کیا ہے کہ وہ رصافہ میں ہشام بن عبدالملک کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے پوچھا عطاء بتاؤ ان دنوں اسلامی ممالک میں سب سے بڑا عالم دین کون ہے؟ میں نے کہاہاں مجھے معلوم ہے کہ سب سے بلند پایا عالم دین کون ہے۔ ہشام نے پوچھا اچھا بتاؤ ان دنوں مدینہ میں سب سے بڑا عالم دین کون ہے؟ میں نے کہا حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے غلام) ہشام نے پوچھا کہ اہل مکہ میں سب سے بڑا فقیہ کون ہے؟ میں نے کہا عطاء بن ابی رباح۔ پوچھا کہ یہ غلام ہے یا عربی؟ میں نے کہا یہ ''مولیٰ'' ہے پھر پوچھا اہل یمن میں سے بڑا فقیہ کون ہے؟ میں نے کہا طاؤس بن کیسان۔ پوچھا کہ یہ غلام ہے یا عربی؟ میں نے کہا ''مولیٰ'' اس نے دریافت کیا اچھا بتاؤ شام میں بڑا فقیہ کون ہے؟ میں نے بتایا کہ مکحول۔ پوچھا یہ عربی ہے یاغلام؟ میں نے بتایا ''مولیٰ'' اس نے پوچھا اہل جزیرہ میں کون بڑا فقیہ ہے؟ میں نے بتایا میمون بن مہران۔ کہا مولیٰ یا عربی؟ میں نے بتایا ''مولیٰ'' ہے۔اس نے پوچھا خراسان میں کون بڑا فقیہ ہے؟ میں نے بتایا کہ الضحاک بن مزاحم۔ پوچھا یہ عربی ہے یاغلام؟ میں نے کہا ''مولیٰ'' ہے پھر پوچھا اہل بصرہ میں کون بڑا فقیہ ہے؟ میں نے بتایا حسن بصری اور ابن سیرین۔ اس نے دریافت کیا یہ غلام ہیں یا عربی؟ میں نے بتایا غلام ہیں۔ پھر پوچھا کوفہ میں کون ہے؟ میں نے عرض کی ابراہیم نخعی۔ پوچھا وہ غلام ہے یا عربی؟ میں نے بتایا عربی ہیں۔ کہنے لگا میری تو جان نکل رہی ہے، سب علمائے دین کو غیر عربی ہی بتا رہا ہے صرف ایک عربی ہے۔

الی التقی نانتسب ان کنت منتسبا — فلیس یجدک یومًا خالص النسب

بلال الحبشی العبد فاق تقی — احرار صید قریش صفوۃ العرب

غدا ابولھب یرمی الی لھب — فیہ غدت حطبا حمالۃ الحطب

ترجمہ: تقویٰ میں شہرت حاصل کرو اگر تم شہرت یافتہ ہونا چاہتے ہو۔ تمہیں خالص نسب کوئی فائدہ نہیں دے گا

۔بلال حبشی رضی اللہ عنہ غلام تھے مگر تقویٰ سے فائق تھے تمام آزاد خالص عربی قریشیوں سے ابولہب جہنم میں پھینکا جائے گا اور اس کی بیوی ایندھن کا گٹھا اٹھائے جہنم کا ایندھن بنے گی۔

(مناقب الموفق ترجمہ اویسی غفرلہٗ مناقب امام اعظم ۔ص ۴۷ تا ۴۹)

نسب کا فخر ایک وہم

ایسا کون سا مسلمان ہے جسے خاندان نبوت سے وابستگی نہ ہو اور بحوائے نسب نبی اللہ خاندان کو جملہ اقوام عالم میں ممتاز ذوالمجد واشرف واجب التکریم اور سیّد نہ سمجھتا ہو جب کہ قرآن پاک میں بھی ہے۔

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّیَّتُهُمْ بِاِیْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ وَمَآ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَیْءٍ (پارہ ۲۷، سورۃ طور، ایت ۲۱)

ترجمہ: اور جو ایمان لائے اور ان کی اولاد نے ایمان کے ساتھ ان کی پیروی کی ہم نے ان کی اولاد ان سے ملادی اور ان کے عمل میں انہیں کچھ کمی نہ دی۔

قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی (پارہ ۲۵، سورۃ الشوریٰ، ایت ۲۳)

ترجمہ: تم فرماؤ میں اس پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا مگر قرابت کی محبت۔

اور

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا (پارہ ۴، سورۃ ال عمران، ایت ۱۰۳)

ترجمہ: اور اللہ کی رسّی مضبوط تھام لو سب مل کر۔

سے بعض مفسرین کرام نے تعلق اہل بیت کی تفسیر فرمائی ہے۔

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَ یُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا (پارہ ۲۲، سورۃ الاحزاب، ایت ۳۳)

ترجمہ: اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرمادے اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا کردے۔

فائدہ

حضرت قرطبی نے سیّد المفسرین حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے آیہ کریمہ:

وَ لَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی (پارہ۳۰،سورۃ الضحٰی،ایت ۵)

ترجمہ: اور بے شک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔

کی تفسیر نقل فرماتے ہوئے فرمایا کہ

۱)......رسول اللہ ﷺ اس بات پر راضی ہوئے کہ اُن کے اہل بیت میں سے کوئی جہنم میں نہ جائے۔حاکم نے اس کو صحیح فرمایا۔بروایت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بخاری شریف میں ہے کہ امر قریش میں ہے اِن سے جو عداوت کرے گا اُس کو اللہ تعالیٰ مُنہ کے بل جہنم میں ڈالے گا۔

۲)......حضرت دیلمی رضی اللہ عنہ نے حدیث روایت کی دعا رُکی رہتی ہے جب تک مجھ پر اور میرے اہل بیت پر درود نہ بھیجا جائے۔

۳)......حضرت امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حدیث روایت کی کہ جو شخص اہل بیت سے بغض رکھے وہ منافق ہے۔

۴)......حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا

اهل بيت رسول اللّٰه حُبكم فرض من اللّٰه فى القران انزلهٔ.

اے اہل بیت رسول اللہ آپ کی محبت فرض ہے۔قرآن پاک اس پر ناطق بلا کلام ہے

اسی لئے یہ فرمایا

وَمِنْ مَذْهَبِىْ حُبَّ النَّبِى و آله وللناس فيما العشقون مذاهب

ایک حدیث شریف میں یہ بھی ہے کہ

تركت فيكم الثقلين لن تضلوا ماتمسسكم بهما كتاب اللّٰه وعترتى.

تم میں دو بھاری مرتبت چیزیں چھوڑی اگر انہیں قابو رکھو گے تو گمراہ نہ ہو(۱) قرآن (۲) اہل بیت۔

ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ مَثَلُ آلِی نُوحٍ

یعنی میری اہل بیت کی مثال نُوح علیہ السلام کے بیڑے کی سی ہے جو سوار ہو گیا پار ہو گیا جو مختلف ہو گیا فی النار ہو گیا

اہلسنت کا ہے بیڑا پار اصحاب رسول ﷺ

نجم ہیں اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ کی

بیان مذکورہ بالا سے یہ بات واضح ہوگئی کہ ایک کم عمل سیّد بالآخر بفضل الٰہی ہمکنار اسلاف ہوگا۔سادات کی محبت

فرض ہے مطہر اور مغفور ہیں ان کی نیازمندی اور وابستگی موجب نجات ہے۔ یہ لوگ اعلیٰ نسب ہیں۔ لہٰذا ممتاز ہیں، محترم ہیں ،نسب نبی پاک ﷺ کے سبب سے یہ شرف صرف انہیں ہے کہ دُرود وسلام میں شامل ہیں اور روزِ حشر سب جملہ نسب ہائے عام منقطع ہوں گے۔ نسب حبیب اطہر ﷺ غیر منقطع ہوگی۔

کون جنت ان کے قدموں سے طلب کرتا نہیں

ہائے وہ بد بخت جو ان کا ادب کرتا نہیں

خلاصہ یہ ہے کہ قومیں، قبیلے اور کنبے تفاخر، غرور اور تکبر کے لئے نہیں ہوتے بلکہ باہمی تعارف اور باہمی امتیاز کے لئے ہوتے ہیں، جیسا کہ ارشاد خُداوندی ہے:

وَ جَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآىٕلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ" (پارہ ۲۶،سورۃ الحجرات، ایت ۱۳)

ترجمہ: اور تمہیں شاخیں اور قبیلے کیا کہ آپس میں پہچان رکھو بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزّت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے۔

اور یہ بھی ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَ لَاۤ اَوْلَادُكُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ (پارہ ۲۸،سورۃ الممتحنۃ، ایت ۳)

ترجمہ: ہرگز کام نہ آئیں گے تمہیں تمہارے رشتے اور نہ تمہاری اولاد قیامت کے دن۔

سادات کرام پھر بھی اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ (پارہ ۲۶،سورۃ الحجرات، ایت ۱۰)

ترجمہ: مسلمان مسلمان بھائی ہیں۔

میں داخل ہیں اور

فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْكُمْ" (پارہ ۲۶،سورۃ الحجرات، ایت ۱۰)

ترجمہ: تو اپنے دو بھائیوں میں صلح کرو۔

ان پر بھی نافذ ہے اور

كُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ (پارہ ۴،سورۃ ال عمران، ایت ۱۱۰)

ترجمہ: تم بہتر ہو اُن سب اُمتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں، بھلائی کا حکم دیتے ہو اور بُرائی سے منع کرتے ہو۔

میں بہر صورت شامل ہیں۔

اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ (پارہ ۲۷، سورۃ طور، ایت ۲۱)

ترجمہ: ہم نے ان کی اولاد ان سے ملا دی۔

وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ (پارہ ۲۷، سورۃ طور، ایت ۲۱)

ترجمہ: اور ان کی اولاد نے ایمان کے ساتھ ان کی پیروی کی۔

بھی پہلے ہے ممتاز اقوام ہونے پر نہ انہیں اترانے کی اجازت ہے اور نہ انہیں اعراض عن الایمان پر الحاق بزرگان کی نوید ہے بلکہ حدِّ کفر تک بدعملی پر

اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ (پارہ ۱۲، سورۃ ھود، ایت ۴۶)

ترجمہ: (اے نوح) وہ تیرے گھر والوں میں نہیں۔

طمانچہ بھی ہے اور انہیں کوئی مُسلمان قابل اِصلاح سمجھتے ہوئے بعذر اُونچا خاندان اغماض کرنے والا بری الذمہ ہے اور یہ بھی یاد رہے

اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ (پارہ ۲۶، سورۃ الحجرات، ایت ۱۳)

ترجمہ: بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے۔

جملہ قبائل اور اقوام وانساب تمام بنی نوع آدم کے لئے ہے۔

دعوئ مخدومی و حسبُ نسب

قدر جو ھم میرزو نخود رب

اشرف النسب ہونا اس بات کا مقتضی ہے کہ آدمی احکامات الٰہیہ سے بے پرواہ ہو جائے اوامر ونواہی شریعت سے روگرداں اور اسی خاندانی شرافت کے گھمنڈ میں خلافِ سُنّت اُمور کا مرتکب ہو اور دُوسرے خاندان کو نیچ تصور کرتے ہوئے اپنے بالمقابل کو حق گوئی کا حقدار نہ سمجھے۔ جس سے اقوام عالم میں قومی خاندانی خلیجیں بڑھیں اور عرب جہلا کی طرح غرور فاجرانہ کو ہوا ملے اور ہندو دھرم کی طرح اونچ نیچ کے چکّر میں برہمن اچھوت جیسے بحران پیدا ہوں بلکہ نسب کے تصور سے نیکی نیازمندی میں اِضافہ دکھائے۔ کیونکہ فسٹ کا ٹکٹ لینے والا کرایہ بھی زیادہ ادا کرتا ہے فضل خدا سے اعلیٰ نسب کی سند رکھنے والا عمل زیادہ کرنے کا مستحق ہے تب وہ عنداللہ اور عندالناس اکرم ہے۔

عزت کی محبت قائم ہے اے قیس تیرے اس محمل سے
محمل جو گیا عزت بھی گئی غیرت بھی گئی لیلیٰ بھی گئی

خاندان سادات کی خصوصیت تکریم وتشریف محض نسبت محبوب دوعالم فخر بنی آدم نورِ مُجسم ﷺ کی وجہ سے ہے نہ کہ قومیت یا قبائل قریش، ہاشمی، اموی وغیرہ کی وجہ سے ورنہ علاوہ ازیں جملہ کنبے، قبائل، قومیں، خاندان مساوی الدرجہ ہیں، اَز رُوئے اسلام، جزاوسزا، عتاب، ثواب، جنت ودوزخ، عبادات، مناسکات، قصاص وانصاف سب کے لئے یکساں ہے، کوئی قوم من حیث القوم اورکوئی قبیلہ من حیث القبیلہ کسی قوم اور کسی قبیلے پر فخر کرنے کا مجاز نہیں جب کہ سب کلمہ گو ہوں۔ارشادنبوی ﷺ ہے

کلکُم بنو آدمَ و آدمُ مِنْ تراُب.

اے مسلمانو! تم سب آدم علیہ السلام کی اولاد ہواور آدم علیہ السلام مٹی سے ہیں اور فرمایا کسی سُرخ وسفید کوکسی کالے پر فخر نہیں

ایک روایت یہ بھی ہے۔

انسابَکُمْ هٰذِهٖ لَیْسَتْ بِمَسبّةٍ عَلٰی احدٍ کلکم بنو آدم .

تمہارے حسب ونسب فخر کے لئے نہیں تم سب اولادِ آدم علیہ السلام ہو

اسی طرح ایک ارشاد گرامی یہ بھی ہے

لَایَفْخر احدٌ عَلٰی احدٍ (مسلم)

تم میں کوئی کسی پر فخر نہ کرے۔

تولے کودك منش خودرااَدب کُن | مُسلمان زادئہ ترکِ نسب کُن
برنگ احمر وخون ورگ وپوست | اگر نازوعرب ترك عرب کُن

یہ تعلق نسبت نسب بھی اِس وقت باعث عزت وتکریم ہے جب کہ اِتباع سلف بالایمان ہو ورنہ کچھ نہیں۔قارون وکنعان بلاشبہ ایک اُونچے خاندان سے متعلق ہیں۔

اِنَّ قَارُوْنَ کَانَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰی (پارہ۲۰،سورۃ القصص،ایت۷۶)

ترجمہ: بیشک قارون موسٰی کی قوم سے تھا۔

اور کنعان سیّدنا نوح علیہ السلام کا بیٹا ہے مگر رابطہ ایمانی کے کٹ جانے پر نہ قارون صاحب شرف ہے اور نہ کنعان قابلِ احترام ہے۔

پسر نوح به بداں بنشت خاندانِ بنو تش گم شُد

اسلام ذات پات کی بھیانک رواداری کے قلعے کو **کل مومنٌ اَخوۃٌ** کے نعرہ سے پاش پاش کرتا ہے صلاحیت ایمانی کو بنورِ ایمانی اجاگر ہونے کے مواقع پیش کرتا ہے، شخصی کسب کمال کو خاندانی نسب ومال پر فوقیت دیتا ہے یہی وجہ ہے کسی مُدعی اعلیٰ نسل فاسق فاجر کو بزعم خویش اپنے غیر قوم اَدنیٰ نسل والے متقی عالم دین پر ارکان دین، اُمور مذہبیہ پر اسلام نہ فوقیت دیتا ہے اور نہ اجازت سبقت دیتا ہے۔

ایک سیّد بےعمل خلافِ شرع کو حق نہیں پہنچتا کہ ایک عام مسلمان متشرع عالم دین کے آگے مصلاً امامت پر پیش قدمی فرمائے۔ہاں اگر صاحب موصوف خود بھی ہمہ صفت موصوف ہو تو سبحان اللہ ورنہ عنداللہ جوہر شخصی کے فقدان کی وجہ سے فوقیت نہ ہوگی ۔

چون کنعان راطبیعت بے ہنربود　　پیغمبر زادگی قدرش نیفرود

ہنر بیاموز گرداری نہ گوہر　　گل از خاروبراھیم ازآزر

یہ حکمت الٰہیہ کا کیسا شاندار منظر تھا کہ آقائے اقوام بانیِ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ابواب رحمت اور طرق برکت جملہ طالبانِ حق انسانوں کے لئے بلاروک ٹوک کھلے اور فراغ رکھے ہوئے تھے نہ امتیاز نسب تھا اور نہ فرق رنگ، حضرت حسن بصرہ سے، بلال حبش سے، حضرت صہیب رُوم سے تشریف لائے۔ان بزرگ ہستیوں کے لئے نہ درہائے مسجد کسی وقت بند ہوئے اور نہ صحن ہائے صوفیاء تنگ ہوئے۔سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ کو سقف کعبہ پر کھڑا کر دینا اور جملہ فصحاء حاضرین کا بلاحیل وحجت تسلیم کرلینا تعلیم نبوی ﷺ واثر صحابہؓ کا نمونہ تھا۔

نہ افغانیم ونے ترک وتناریم　　چمن زادیم دیك شاخساریم

تمیز رنگ وبُوبرما حرام آست　　کہ ما پروردئہ یك نوبہاریم

بخلاف دیگرے بے دین نفس پرست قوموں کے کہیں گورے کالے کا جھگڑا ہے اور کہیں برہمن اور شودروں کا فرق ہے ایک گرجوں مندروں کے مالک ایک چھو نہیں سکتے۔ایک مندروں کے دھنی ایک کا داخلہ بند خوشا درسِ اخوتِ اسلامی جہاں یہ موجب عناد وفساد کا نظام نہیں۔

تیری سرکار میں پہنچے تو سبھی ایک ہوئے
بندہ و محتاج و غنی ایک ہوئے

انبیاء واولیاء علٰی نبینا وعلیھم السّلام:

حضرت علامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نسب کا فخر کسی بیوقوف کے ذہن میں سمایا ہوتا ہے ورنہ

ذلک من الانبیاء و کم من الصلحاء الا صفیاء و السادۃ الاذکیاء کانت انھم من الآباء فسبحان من یخلق مایخلق ممایشاء (الاحتساب)

انبیاء علیہم السلام سے نسبی فخر نہ ہوگا اور نہ صلحاء اور اصفیاء وسادات سے اس لئے کہ ان میں بعض حضرات کی مائیں کنیزیں تھیں۔ جیسے سب کو معلوم ہے کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ کنیز تھیں یعنی سیّدہ ہاجرہ رضی اللہ عنہا اور انہی سے ہی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا رشتہ ملتا ہے اس سے بڑھ کر بی بی ہاجرہ رضی اللہ عنہا کیلئے کونسا فخر ہوگا اور حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام بن سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کی والدہ ماریہ رضی اللہ عنہا بھی کنیز تھیں۔

(باب ۲)

طعن علی الانساب

واقعات شاہد ہیں اور تاریخ گواہ ہے کہ علم وعمل اور ہنر ذات پات کو چھپا دیتے ہیں بہت سے کم ذات علم وعمل اور ہنر سے خلقِ خدا کے اجسام وقلوب پر بادشاہی کرتے ہیں اور بہت سے اعلیٰ خاندان کے افراد علم وعمل اور ہنر سے خالی دردر کی بھیک مانگتے دھکے کھاتے پھرتے ہیں لیکن اس کے باوجود نبی پاک شہِ لولاک ﷺ نے کسی کی ذات اور قومیت پر طعن کرنے سے منع فرمایا ہے بلکہ شرعاً بہت بڑا کبیرہ گناہ ہے بالخصوص اکابر کی نسب پر۔ حضرت علامہ علی قاری رحمہ اللہ نے فرمایا

ان من اکبر الکبائر لاسیما اذاکان فی انساب الاکابر.

نسب پر طعن کرنا سخت گناہ ہے بالخصوص اکابر (انبیاء واولیاء ومشائخ) کی انساب پر۔

اس کے بعد ذیل کی احادیث نقل فرمائی ہیں۔

ثلاث من فعل الجاھلیۃ لاید عھن اھل الاسلام استسقاء بالکواکب وطعن فی النسب والنیاحۃ

علی المیت (رواہ البخاری)

تین امورِ جاہلیت کی یادگار ہیں اہلِ اسلام انہیں نہیں چھوڑ رہے (۱) ستاروں سے بارش کی طلب (۲) نسب پر طعن (۳) میت پر نوحہ کرنا۔

من الکفر باللہ شق الجیوب والنیاحة والطعن فی النسب۔ (رواہ الحاکم فی متدرک)

تین امور اللہ تعالیٰ سے کفر ہیں (۱) گریبان چاک کرنا (۲) پیٹنا (نوحہ کرنا) (۳) نسب پر طعن کرنا۔

ثلث عن تزلت فی امتی التفاخر فی الانساب والنیاحة والانواء (رواہ ابویعلیٰ)

تین چیزیں میری امت میں ہمیشہ رہیں گی۔ (۱) انساب میں فخر (۲) مردے پر بین کرنا (۳) قسمت آزمائی پر تیر وغیرہ پھینکنا۔

فخر نسبی کی خرابیاں

حضرت علامہ علی قاری رحمہ اللہ نے فرمایا کہ فخر نسبی سے چند گندے امور و احوال ناگفتہ مرتب ہوتے ہیں مثلاً

(۱) بعض جہال تو کنیزوں سے وطی اسی لئے نہیں کرتے کہ اولاد ہوگی تو عار و ننگ ہوگا اور عوام عار و ننگ کو نارِ جہنم سے بھی سخت تر سمجھتے ہیں یا انہیں اپنی آزاد عورت کا خطرہ ہوتا ہے کہ بچہ پیدا ہوا تو وہ ناراض ہوگی اور زن مرید کو عورت کی ناراضگی عذابِ عظیم ہے۔

(۲) یا اپنی عورت سے یہ خطرہ ہوگا کہ کنیز کا بچہ پیدا ہوگیا تو وہ (آزاد عورت) اس سے مہر کثیر طلب کرے گی جیسے کہ اس سے معاہدہ کیا ہوگا کہ اگر کنیز سے بچہ پیدا ہوا تو اتنا مہر دونگا ورنہ اتنا یا اور دیگر ایسے عوارض جوان کو شیطان پٹی پڑھاتا ہے اور نفس ان سے شرارت کرتا ہے۔

(۳) بعض تنگ اسلاف کنیزوں سے اس لئے بھی نکاح کر لیتے ہیں کہ بروقت عورت کو اور اس سے بچہ پیدا ہوا تو انہیں آزاد کر دوں گا اس طرح سے ان کا مال میراث بچ جائے گا وغیرہ وغیرہ۔

انتباہ

جو نالائق اپنے رشتہ داروں کو میراث سے محروم کرنے کا پروگرام بناتا ہے اس کے لئے احادیث میں سخت وعید وارد ہے حضور نبی پاک ﷺ نے فرمایا جو اپنے وارث کو (ناجائز طور پر) میراث سے محروم کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت میں اس کی بہشت کی میراث ختم کردے گا۔ (ابن ماجہ)

مسئلہ

بہت سے لوگ خواہ مخواہ اپنے ذاتی رنج وغصہ سے مرنے سے پہلے اولاد یا کسی وارث کو محروم کر دیتے ہیں ایسا نہیں کرنا چاہئے ہاں اگر وہ دین حق ومسلک اہلسنت سے منحرف ہو مثلاً مرزائی، رافضی، وہابی، دیوبندی وغیرہ ہوگیا تو پھر ضروری ہے۔

مسئلہ

بعض اپنے کسی عزیز غیر وارث کیلئے وصیت کرتے ہیں اور ورثاء اسے پورا نہیں کرتے یہ بھی گناہ ہے۔

مسئلہ

بعض مرنے سے پہلے کسی غیر وارث رشتہ دار کے لئے کچھ مالیت کا اقرار کرتے ہیں اور وصیت کرتے ہیں کہ اسے ادا کرنا ہوگا ورثا اسے ادا نہیں کرتے تو یہ کبیرہ گناہ اور قطع رحمی ہے جیسا کہ علامہ علی قاری رحمہ اللہ نے ''احتساب'' میں فرمایا پھر قطع رحمی کے متعلق مندرجہ ذیل وعیدیں لکھیں:

قطع رحمی کی وعیدیں

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ (پارہ ۲۶، سورۃ محمد، ایت ۲۲)

ترجمہ: تو کیا تمہارے یہ لچھن نظر آتے ہیں کہ اگر تمہیں حکومت ملے تو زمین میں فساد پھیلاؤ اور اپنے رشتے کاٹ دو۔

اور فرمایا:

وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ (پارہ ۴، سورۃ النساء، ایت ۱)

ترجمہ: اور اللہ سے ڈرو جس کے نام پر مانگتے ہو اور رشتوں کا لحاظ رکھو۔

احادیث مبارکہ

حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

۱) الرحم معلقه بالعرش تقول من وصلني وصله الله ومن قطعني قطعه الله. (رواه مسلم)

رحم عرش سے معلق ہو کر کہتی ہے کہ جس نے میرے سے ملایا اللہ تعالیٰ اسے اپنے ساتھ ملائے گا اور جس نے میرے سے

قطع کیا اسے اللہ تعالیٰ قطع کرے گا۔

۲)ان اعمال بنی آدم تعرض علے اللّٰہ عشیتہ کل خمیس لیلۃ الجمعۃ فلایقبل عمل قاطع رحم (رواہ احمد وابویعلیٰ)

بنی آدم کے اعمال ہر ہفتہ میں جمعہ کی شب کو اللہ تعالیٰ کے ہاں پیش ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ قطع رحم والے کے اعمال کو قبول نہیں فرماتا۔

۳)عن ابی اوفٰی مرفوعا ان الملائکۃ لاتنزل علٰی قوم فیھم قاطع رحم. (رواہ الطبرانی فی الاوسط)

فرشتے اس قوم پر نازل نہیں ہوتے جن میں قطع رحم کرنے والا ہو۔

۴)عن انس اثنان لاینظر اللّٰہ الیھا یوم القیمۃ قاطع الرحم وجار السوء .(رواہ الدیلمی)

اللہ تعالیٰ قیامت میں دو شخصوں کو نہیں دیکھے گا (۱) قطع رحم کرنے والا (۲) برا ہمسایہ

فائدہ

فرمایا یہاں بقدر ضرورت چند روایات لکھی گئی ہیں کیونکہ سمجھدار کے لئے تو ایک حدیث بھی کافی ہے آخر میں فرمایا کہ

اعلم ان مجرد النسب بدون کسب الحسب وتعلّم العلم والادب غیر معتبر فی المذھب المھذّب.

جان لو کہ محض نسب کسب ہنر کے بغیر علم وعمل ادب کے بغیر مذہب اسلام میں غیر معتبر ہے۔

ایک گندا مرض

حضرت علامہ علی قاری رحمہ اللہ الباری فرماتے ہیں کہ :

وقد یتبلی کثیر من الخلق لھٰذا السبب فبنوا علیہ الاعتبار وتکبروا فی مجالس الافتخار حتی انجر الامر الی ان الحامۃ اخذ واولاد المشائخ فی مقام المشیخۃ والارث ولو کانو افی غایۃ من الجھل ونھایۃالفساد کماھو مشھور فی سائرا البلاد.(احتساب)

بہت سے لوگ نسب کی وجہ سے بیماری میں مبتلا ہیں بس نسب کو معتبر سمجھتے ہیں اور محافل میں سب پر اتراتے تکبر کرتے ہیں اولیاء کی اولاد کو بزرگی کے مصلی ومسند پر بٹھاتے ہیں اگرچہ وہ پرلے درجے کے جاہل ہوں یہ ان کی انتہائی جہالت

اور فساد کی جڑ ہے۔

اس سے بڑھ کر فرمایا

واغرب من هذا ان بعض الامراء واتباعهم من الجهلاء يعظمون اولاد المشائخ الكبراء على ذرية سيد الانبياء وعلى المحققين من الصلحاء الاصفياء والمدققين من العلماء الاذكياء وهم بانفسهم مع صغرهم وجهلهم لايابون عن تقديمهم على معلمهم ومؤدبهم لما فيهم من كثرة الحماقة وقلت الحياء.

اس سے بڑھ کر عجیب تر یہ امر ہے کہ بہت سے امراء اوران کے جاہل یاردوست پیروں کی اولاد کو سادات اولاد نبی علیہ السلام اورعلماء صلحاء پر ترجیح دیتے ہیں باوجودیکہ ان کے پیروں کی اولاد عمر میں چھوٹے اور علم سے فارغ پرلے درجے کے جاہل ہوتی ہے بلکہ وہ اس سے بھی نہیں چوکتے کہ ان جاہل پیرزادوں کو ان کے اساتذہ ومربیوں پر بھی مقدم رکھتے ہیں یہ ان کی کثرت حماقت وقلت حیاء کی نشانی ہے۔

اویسی کی گذارش

وہ دور تو پھر بھی بھلا (اچھا) تھا جسے صدیاں گذریں اب اس سے ابتر حال ہے کہ کوئی بھی معمولی تعلق سے کسی کا گدی نشین ہوجائے وہ علماء کرام کی عزت واحترام تو بجائے ماندان کی توہین وتحقیر نہیں چھوڑتا۔ بلکہ بعض جاہل پیروں اور پیرزادوں کا تو مشن یہی ہے کہ علماء وصلحاء کی بے توقیری واہانت کی جائے اور مریدین کو تلقین فرماتے رہتے ہیں کہ ان ملاؤں سے دُور رہو ساتھ ہی یہ پٹی پڑھاتے ہیں کہ یہ مولوی طریقت ومعرفت کو کیا جانیں اور جہال مریدین کو ذہن نشین کراتے ہیں کہ طریقت ومعرفت اور شے ہے اور شریعت شے دیگر۔ یہ ان کی اپنی جہالت وحماقت پر پردہ ڈالنے کی تدبیر ہے ورنہ اسلام اس کے برعکس درس دیتا ہے فقیر چند دلائل عرض کرتا ہے اگر کسی صاحب کو اسلام کا درد ہے تو عمل کر دکھلائے

۱) حضرت علامہ علی قاری رحمہ اللہ اپنے دور کے جاہل پیروں کی مذمت کر کے لکھتے ہیں کہ

وقدورد اذاارادالله بقوم خيراً فقهم في الدين ووقرصغير هم وكبيرهم واذاا ارادا الله لهم غير ذلك تركهم مهملا. (رواه دارقطني في الافرادعن انس)

حدیث میں ہے کہ جب اللہ کسی قوم کی بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو انہیں دین کی سمجھ بوجھ عطا فرماتا ہے اوران کے چھوٹے بڑوں کو عزت بخشتا ہے اگر اس کے برعکس ارادہ فرماتا ہے تو انہیں بیکار چھوڑ دیتا ہے۔

۲) یہی علامہ علی قاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ

ومما یدل علی بطلان اصطلاحهم الفاسد وعرفهم الکاسد ان الصحابة اجمعو اعلیٰ تقدیم الصدیق علی علی والحسنین مع علو نسبهم وتقدیم العلی علی العباس کونه نسبی بنی هاشم واقربهم (الاحتساب)

اوران کی اس باطل اصطلاح اوران کے بیکار عرف کی دلیل یہ ہے کہ صحابہ کرام نے حضرت صدیق کو حضرت علی پر اولیت دی یونہی حسنین کریمین رضی اللہ عنہما پر بھی باوجود یکہ ان کا نسب عالی ہے یونہی حضرت علی کو حضرت عباس پر حالانکہ حضرت عباس نسب میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے زیادہ قریب ہیں۔

یعنی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ رشتہ داری میں بہ نسبت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے نبی پاک ﷺ کے قریب ترین بلکہ حسنین کریمین رضی اللہ عنہما تو جگر گوشہ رسول ﷺ ہیں لیکن صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اِن سے افضل ہیں تو ثابت ہوا کہ وجہ فضیلت تقویٰ ہے نہ کہ نسب وحسب یونہی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے افضل ہیں باوجویکہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چچا ہیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ چچازاد۔

فائدہ

جولوگ اپنے باپ دادوں کے اچھے پن پر فخر کرتے ہیں اوراپنی شرافت لوگوں پر جتاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم بڑے خاندانی ہیں اور ہمارے بڑے ایسے تھے اور ایسے مگر حقیقت میں یہ ایک وہم وخیال ہے۔

چنانچہ حدیث میں آیا ہے

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیَنْتَهِیَنَّ اَقْوَامٌ یَفْخَرُوْنَ بِآبا ئِهِمُ الَّذِیْنَ مَاتُوا اِنَّمَا هُمْ فَحَمُ جَهَنَّمَ اَوْلَا یَکُوْنَنَّ اَهْوَنُ عَلَی اللّٰهِ مِنَ الجعل الذی هدیده الخیر ویا اِنَّ اللّٰهَ اَذْهَبَ عَنْکُمْ صِیَةُ الجَاهِلِیَّةِ وفخر بالاباء انماهم مؤمن تقی وفاجر شَقِیَ الناس بنوادم والادم خلق من التراب. (رواه الترمذی)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا چاہیے کہ باز رہیں لوگ جو فخر کرتے ہیں اپنے آباؤ اجداد پر جب کہ وہ مرگئے اب وہ جہنم کے کوئلے ہیں ان کی عزت اللہ تعالیٰ کے ہاں گندے کیڑے سے بھی کم ہے ان کی خیر وبھلائی ملیامیٹ ہوگئی اے بندگان خدا اللہ تعالیٰ نے تمہارے سے جاہلیت کی علامت ختم کرڈالیں اور قابل فخر وہ مومن متقی ہے

اور فاجر لوگوں میں بد بخت آدمی ہے کیونکہ ہم سب بنی آدم ہیں اور آدم علیہ السلام مٹی سے پیدا کئے گئے۔

فائدہ

اِس سے ثابت ہوا کہ فخر کرنا باپ دادا پر نشانی ہے جہنم کی اور فخر کرنے والا اہل اسلام کے نزدیک ذلیل ہے جیسا کہ گند کا کیڑا۔

انتباہ

حدیث شریف میں زمانہ جاہلیت کے لوگوں کے لئے بطور نصیحت وعبرت کے فرمایا ہے ورنہ یہ عام ہے کیونکہ الحمدللہ انبیاء علیہم السلام کے علاوہ اولیائے کرام بلکہ بعض اہل ایمان عوام کے اجسام کو بھی مٹی نہیں کھاتی۔ عرصہ دراز کے بعد قبور میں بعض عام مسلمان کے اجسام بھی محفوظ پائے گئے۔ تفصیل دیکھئے فقیر کی تصنیف ''اخبار القبور''

آخر میں نتیجہ کے طور پر علامہ علی قاری رحمہ اللہ نے لکھا

فالمدار علے العلم والتقویٰ لاعلی مجرد النسب المعتبر وان العقبی رزقنا اللّٰہ حسن الخاتمه والمرتبة هو خير وابقٰى.

فضیلت اور بزرگی کا دارومدار علم وتقویٰ پر ہے نہ کہ اعلیٰ نسب پر اللہ ہمیں اچھا خاتمہ اور بلند مرتبہ عطا فرمائے وہی بہتر اور باقی رہنے والا ہے۔

سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا

الناس من جهة التمثال اكفاء .ابوهم آدم والا م حواء نفس كنفس وارواح شاكلة واعظم خلقت فيه واعضاء فان لم يكن لهم من اصله حسب يفاخر ون به الطين والماء ماالفضل الا لاهل العلم انهم .علی الهدیٰ لمن استهدی ادلاء وقدر كل امرفى يحسنه .والرجال علے الاعمال سماء وضد كل امرأ ما كان يجهله .والجاهلون لاهل العلم اعداء وانما امهات الناس اوغنيّه.مسودة وللانساب آباء لاتهقرن امرأ خرا يكون ام عبد.ام من الروم اوعجما سوداء.

لوگ ظاہر کے اعتبار سے برابر ہیں۔ کیونکہ ان کا باپ آدم علیہ السلام اور ماں بی بی حوا رضی اللہ عنہا ہے۔ ہر ایک نفس ایک جیسا اور ان کی روح ہمشکل ہیں ہر ایک جسم میں ہڈیاں اور اعضاء پیدا کئے گئے ہیں۔ اگر ان میں کوئی صلاحیت نہیں تو پھر گارے پر فخر کرتے ہیں فضیلت صرف اہل علم کی ہے یعنی علماء باعمل ہی فضیلت کے حقدار ہیں کیونکہ وہی ہدایت پر ہیں

اور جو ہدایت کا طلبگار ہے اسے وہ راہ ہدایت دکھاتے ہیں انسان کا ہنر ہی اسے حسین بناتا ہے اور لوگ حسن اعمال کی وجہ سے نشان پاتے ہیں علم کی ضد جہل ہے جو انسان کو اندھیرے میں رکھتا ہے اور قاعدہ ہے کہ جہلاء ہی علماء کے دشمن ہیں لوگوں کی مائیں ہی ان کی حفاظت گاہ ہیں اور نسب باپ کی طرف شمار ہوتی ہے۔ کسی کی تحقیر نہ کرو وہ آزاد ہو یا غلام وہ رومی (گورا) ہو یا عجمی (کالا)

انتباہ

کتب اسلامیہ میں بھی ہے اور فقیر کا تجربہ ہے کہ کسی عیب والے کو دیکھ کر اس کی تحقیر سے اسی عیب میں مبتلا ہو جانے کا خطرہ ہے وہ عیب جسمانی ہو یا عملی یا کردار۔

اویسی غفرلہ کی کہانی

فقیر بچپن میں آنکھ کے مرض میں مبتلا تھا یعنی ہر وقت آنکھوں سے زرد پانی اتر تار ہتا تھا ایک زمیندار نے دیکھ کر کہا یہ بچہ کیسا ہے یعنی فقیر کے عیب سے متنفر ہو کر کچھ کا کچھ کہتا رہا اس کو یوں سزا ملی کہ اس کا بیٹا پیدا ہوا جونہی وہ فقیر کی اسی عمر میں پہونچا تو آنکھوں کی اسی بیماری میں مبتلا ہو گیا اس کی بینائی بھی چلی گئی اور آنکھوں کے ڈھیلے ایسے ڈراؤنے ہو گئے کہ اسے دیکھنے سے خوف محسوس ہوتا اور وہ آخری عمر تک یونہی رہا۔

فائدہ

عیب اور بیماری والے کو دیکھ کر یہ دعا پڑھیں

الحمد للّٰہ الذی عافانی مما ابتلاہ وفضلنی علٰے کثیر ممن خلق تفضیلا۔

(ترمذی شریف جلد ۵، صفحہ ۳۷۳، راوی حضرت عمر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما، ابن ماجہ جلد ۲، صفحہ ۲۹۵، راوی عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ۔ مطبوعہ بیروت)

حدیث شریف میں ہے کہ اس دعاء کی برکت سے اس عیب اور بیماری سے حفاظت ہو گی۔ فقیر اویسی غفرلہٗ نے اسے آزمایا ہے اور امام احمد رضا محدث بریلوی رحمہ اللہ نے تو بارہا آزمایا۔ جیسا کہ آپ کے ملفوظات میں ہے:

اسی طرح کے محمود بن وراق کے اشعار بھی ہیں۔

عجبت من معجب بصورۃ — وکان فی الاصل نطفۃ بذرۃ
وقد غدا بعد حسن صورتہ — یعیر فی اللحد جیفۃ قذرۃ

وھو علی مکرہ ونخولہ ۔۔۔ مابین ثوبیہ یحمل العذرۃ

میں اس کی عجیب صورت پر تعجب کرتا ہوں کہ یہ دراصل نطفہ ہے پھر یہ باوجود حسین صورت کے قبر میں بدبودار مردار ہو جائے گا یہ دھوکہ اور غرور میں ہے حالانکہ یہ تو گندگی کا ٹوکرا دو کپڑوں کے اندر چھپا کر اٹھائے پھر رہا ہے۔

اور حضرت شیخ علاؤ الدولہ سمنانی رحمہ اللہ نے ایک رباعی لکھی ہے۔

لے دل تودمے مطیع سُبحان نشدی ۔۔۔ کاریکہ تراسنردبسامان نشدی
درویش شدی شیخ شدی دانشمند ۔۔۔ این جملہ شدی ولے مسلمان نشدی

کسی نے اس کا اردو منظوم ترجمہ کیا ہے۔

دم بھر نہ رہا تابع اے دل تو خدا کا ۔۔۔ جس کام میں سامان ہو تیرا نہ بنایا
درویش ہوا پیر ہوا عالم وعاقل ۔۔۔ یہ سب ہوا لیکن تو مسلمان نہ ہوا

علامہ اقبال مرحوم نے کیا خوب فرمایا ہے۔

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

www.faizaneowaisia.com

بہرحال ذات وصفات پر فخر کرنا سخت گناہ ہے بلکہ حدیث میں وارد ہے کہ وہ کوئلہ جہنم کا ہے باوجود اس کے پھر جو کوئی کہے کہ ہم سید ہیں یا شیخ یا مغل یا پٹھان ہیں اور دوسرے پیشہ والوں کو حقارت کی آنکھ سے دیکھے وہ شیطان جہنمی ہے۔ صریح مخالفت قرآن کی کرتا ہے کیونکہ قرآن ناطق ہے کہ شرافت منحصر ہے ایمان اور تقویٰ میں کسی قوم کی تخصیص نہیں کہ متقی کسی قوم کا ہو۔ ہاں نسب نبوی اور نسب اولیاء میں اخروی فائدہ بھی ہے دنیوی بھی۔

اس پچھلے قول سے وہابی دیوبندی فرقہ کو انکار ہے۔

اعلیٰحضرت عظیم البرکت شاہ احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ نے ایک رسالہ لکھا جس کا موضوع بھی یہی ہے کہ......

شرافت نسب کا لحاظ صرف مسائل کفاءت میں ہے اور شرافت نسب پر تکبر کرنا اور دوسروں کو ذلیل جاننا حرام ہے۔

اس کا تاریخی نام ہے

اِرَاءۃُ الاَدَب لفاضِل النَّسب

یعنی اعلیٰ نسب پر فخر کرنے والوں کو ادب کا راستہ دکھانا۔

رسالہ کے ابتداء میں فارسی زبان میں کسی صاحب نے وہابی مذہب کے مطابق:

وَ جَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ (پارہ ۲۶،سورۃ الحجرات، ایت ۱۳)

ترجمہ: اور تمہیں شاخیں اور قبیلے کیا کہ آپس میں پہچان رکھو بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے۔

اور حضور نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ

من البطاعمله لم یسرع نسبه.

جس نے عمل میں کوتاہی کی اسے نسب کام نہ آئیگا۔

اور فرمایا

اعملی یافاطمة ولا تقولی انی بنت الرسول ﷺ.

نبی کریم ﷺ نے زوردار آواز سے فرمایا اے فاطمہ نیک عمل کر یہ نہ کہہ کہ میں رسول اللہ ﷺ بیٹی ہوں

یہ ارشاد تعلیم امت کے طور تھا۔اس پر اعتراض از وہابیہ اور جواب اویسی غفرلہٗ آگے آئے گا۔(انشاء اللہ)

اللہ! بہت سے جہلاء انبیاء ومرسلین اور بزرگان دین اور اسلاف صالحین کے حالات سے بے خبری کی وجہ سے نسب پر فخر وناز کرتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک شرافت نسب کچھ نہیں پرکاہ کے برابر بھی نہیں اس کے ہاں اس کی کوئی قدر نہیں۔لیکن نبوی نسب مستثنیٰ ہے اور قیامت میں اولیاء وصلحاء کا نسب۔

شرافت علمی

اللہ کے ہاں شرافت وبزرگی ہے تو علم کی وجہ سے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ (پارہ ۲۸،سورۃ المجادلہ، ایت ۱۱)

ترجمہ: اللہ تمہارے ایمان والوں کے اور ان کے جن کو علم دیا گیا درجے بلند فرمائے گا۔

اور فرمایا:

اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا (پارہ ۲۲،سورۃ فاطر، ایت ۲۸)

ترجمہ: اللہ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔

حضور نبی پاک ﷺ نے فرمایا

علماء ورثة الانبیاء وان فضل العالم علی العابد کفضلی علی ادناکم .

علماء انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں اور بیشک عالم دین کی عابد پر ایسی فضیلت ہے جیسے میری فضیلت تمہارے ادنیٰ پر بلکہ علمی فضیلت نسب کی فضیلت سے بلند تر ہے۔

فقہ اسلامی کا فیصلہ

فقہ کی کتابوں میں ہے

لان شرف العلم فوق النسب والمال کما جزم به البزازی وارتضاه الکمال وغیره.

کیونکہ علمی شرافت شرف نسب اور مال سے زیادہ اور بلند ہے جیسا کہ بزازی نے اس پر جزم کیا اور کمال ودیگر علماء نے اسے پسند فرمایا۔

مسئلہ

اگر کسی عالم دین کو اس کی نسب سے تحقیر اور طعنہ دیتے ہوئے اسے نسب پر عار دلائے تو وہ کفر کے دائرہ میں داخل ہے

تقریر امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرهٗ:

کسی مسلمان بلکہ کافر ذمی کو بھی بلا حاجت شرعیہ ایسے لفظ سے پکارنا یا تعبیر کرنا جس سے اُس کی دل شکنی ہو اُسے ایذا پہنچے شرعاً ناجائز وحرام ہے اگرچہ بات فی نفسہٖ سچی ہو۔

فان کل حق صدق ولیس کل صدق حقا ابن السنی.

مدار نجات

تحقیق مقام ومقال بکمال احمال یہ ہے کہ مدار نجات تقویٰ پر ہے نہ کہ نسب پر محض نسب کو موجب بزرگی سمجھنا غلط ہے لہٰذا محض تقویٰ بس ہے اگرچہ شرف نسب ہو اور تکمیل علوم رسمیہ نہ ہو اور مجرد شاہ صاحب کہلانا کافی نہیں جب کہ تقویٰ بالکل نہ ہو تو دوزخ کی آگ بہ نسبت بت پرستوں کے بے عمل علماء کو زیادہ جلد لپیٹ میں لے گی۔

ازالۂ وہم

اس سے یہ سمجھنا کہ فضل نسب شرعاً محض باطل یا بالکل بیکار یا شرافت وسیادت نہ دنیاوی احکام شرعیہ میں وجہ امتیاز نہ آخرت میں اصلاً نافع وباعث اعزاز۔ حاشا وکلا ایسا نہیں بلکہ شرع مطہرہ نے متعدد احکام میں فرق نسب کو معتبر رکھا ہے

اور سلسلہ طاہرہ ذریت عاطرہ میں انسلاک وانتساب ضرور آخرت میں بھی نفع دینے والا ہے۔ کتاب نکاح میں سارا باب کفاءت تو خاص اسی اعتبار تفرقہ و امتیاز پر مبنی ہے۔ سیّدزادی اگر کسی مغل پٹھان یا شیخ انصاری سے بے رضائے ولی نکاح کرلے گی نکاح ہی نہ ہوگا جب تک بسبب فضل علم دین مکافات ہوکر کفاءت نہ ہوگئی ہو یونہی اگر غیر اَبّ و جَد بشرائط معلومہ نابالغہ کا ایسا نکاح کردیں وہ بھی باطل و مردود محض ہے اسی طرح اگر مغلانی پٹھانی نابالغہ کسی جولاہے یا دُھنے سے نکاح کرلے یا ولی غیر ملزم نابالغہ کا نکاح کردے یہ سب باطل و نا منعقد ہیں۔

امامت صغریٰ وکُبریٰ

امامت صغریٰ کی ترتیب میں شرف نسب بھی وجہ ترجیح ہے۔ تنویر الابصار میں ہے

الا حق بالامامة الاعلم لی قوله ثم الاشرف نسبا ثم الانظف ثوبا .

درمختار میں ہے۔

الاشرف نسبا ثم الاحسن صوتا الخ.

اورامامت کبریٰ میں تو شرع مطہرہ نے اس درجہ لحاظ نسب فرمایا کہ اُسے صرف قریش کے ساتھ مخصوص فرمادیا غیر قریشی اگرچہ عالم اجل ہوامام وخلیفہ نہیں ہوسکتا رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں

الائمة من قريش

تمام خلفاء قریشی ہوں گے۔

فائدہ

یہ شرافت تو ہے ہی کہ جس کی وجہ سے نسب کا فائدہ ہوا۔ اس پر اعلحضرت قدس سرہٗ متعدد احادیث نقل فرماتے ہیں وہ آگے آرہی ہیں۔

نوٹ : یاد رہے کہ شریف قومیں بحیثیت مجموعی دیگر اقوام سے حیا، حمیت، تہذیب، مروّت، سخا، شجاعت، سیر چشمی، فتوت، حوصلہ، ہمت، صفائے قریحت وغیرہا بکثرت اخلاق حمیدہ موہوبہ ومکسوبہ میں زائد ہوتی ہیں اور سب کا آدم وحوا علیہما السلام ایک ماں باپ سے ہونا جس طرح تفاوت افراد کا نافی نہیں ایک آدمی لاکھ کے برابر ہوتا ہے

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں

لیس شیٔ خیرامن الف مثلہ الاالانسان .(الطبرانی فی الکبیر)

یونہی تفاوت اصناف واقوام کا منافی نہیں قریش کی جرأت شجاعت سماحت فتوت قوت شہامت اسلام وجاہلیت دونوں میں شہرۂ آفاق رہی ہے اوران میں بالخصوص بنی ہاشم یوں ہی جاہلیت میں بنی باہلہ خست دوناءت سے معروف تھے یہاں تک کہ کسی شاعر نے کہا۔

ولا ینفع الاصل من بنی ہاشم　　اذا کانت النفس من باہلہ

اذاقیل للکلب یاباہلی　　عوی الکلب من شؤم ھذاالنسب

اگرطبیعت قبیلہ باہلہ سے ہے تواس کی اصل بنوہاشم سے نفع نہ دے گی۔اگرکسی کتے کوکہاجائے اے باہلی تووہ اس منحوس نسب کی طرف منسوب ہونے کی وجہ سے فریادکرے گا کہ مجھے باہلی کیوں کہاگیا۔

فائدہ

باہلی قبیلہ کے لوگ گندگی خور تھے اگرچہ وہ عربی تھے لیکن عرب نے ہی ان کی اس گندی عادت کی وجہ سے انہیں شرافت سے نکال کررذیل قوم مشہورکردیا۔

اعلیٰ قوم کامرتبہ

اعلیٰ نسب کے لوگ علی الاطلاق دنیامیں نمایاں ہوتے ہیں ۔دنیاوی ودینی دونوں کی سلطنتیں یعنی سلطنت ملک و سلطنت علم ہمیشہ شریف ہی اقوام میں رہی دوسری قوموں کا اُس میں حصہ معدوم یاکالمعدوم عجم میں جوشریف قومیں تھیں اورہیں خصوصاًاہل فارس۔حدیث میں ہے

خیر العجم الفارس .

توبمصداق صحیح حدیث

لوکان العلم معلقا بالثریا لینا لہ رجل من اھل الفارس.

علم اگرثریاپر(کہ آٹھویں آسمان کے ستاروں سے ہے)آویزاں ہوتاتوایک مردفارسی وہاں سے بھی لے آتا۔

اصل الحدیث فی الصحیحین عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ولفظ مسلم لوکان الایمان عند الثریا لذھب بہ رجل من ابناء فارس حتی یتناولہ اعنی امام الائمہ مالک الازمہ کاشف الغمہ

سراج الامہ.

سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فارسی ہونا کیا مضر خصوصاً اولاد کسریٰ کہ فارس کی اعلیٰ نسل شمار ہوتی ہے جو ہزارہا سال صاحب تاج وتخت رہی اور اُن کی مجوسیت شریف قوم گنے جانے کے منافی نہیں جیسے قریش کہ زمانہ جاہلیت میں بُت پرست تھے اور بلاشبہ وہ تمام جہان کی اقوام سے افضل قوم ہے انہیں فارسیوں میں امام بخاری بھی ہیں رحمۃ اللہ علیہ یونہی خراسانی کہ وہ بھی فارسی ہیں بلکہ تیسیر میں زیر حدیث لو کان الایمان عند الثریا لتنا ولہ رجال من فارس ہے۔

قیل اراد بفارس ھنا اہل خراسان اور نسبت بلاد مثل خراسان وبلخ ومرو وتستر کا ذکر خارج از بحث ہے شرافت ناء ت کسی شہر کی سکونت پر نہیں نہ بعض اکابر کا کوئی پیشہ کرنا اُس کے جواز سے زائد پر دلیل نہ نادر پر حکم فرق ہے اس میں کہ فلاں امام نے نساجی کی اور فلاں نساج کہ قوم نساجین سے تھا امام ہوگیا تمام انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام نے بکریاں چرائیں اور کوئی نہیں کہہ سکتا کہ فلاں گڈریا نبی ہوگیا اور سو بات کی ایک بات وہ ہے جس کی طرف ہم نے صدر کلام میں اشارہ کیا کہ موازنہ بحیثیت مجموعی ہے نہ فرداً فرداً اور حکم کے لئے غالب بلکہ اغلب کافی اور شک نہیں کہ یوں اخلاق فاضلہ میں شریف قوموں کا حصہ غالب ہے اور احادیث کثیرہ اس پر ناطق متعدد احادیث گواہ۔ جنہیں اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ نے دوم العیش اور راءۃ الادب میں جمع فرمائی ہیں۔

فضائل قوم قریش

جن ذہنوں میں یہ سمایا ہوا ہے کہ آخرت میں حسب ونسب کا کوئی فائدہ نہیں وہ وہابی ذہن ہیں ورنہ احادیث کثیرہ سے ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا حسب ونسب آخرت میں فائدہ دے گا وہابی اپنے مطلب کی حدیث فاطمہ رضی اللہ عنہا پڑھ دیتے ہیں جو کہ مؤول ہے فقیر درجنوں احادیث اعلحضرت امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ کے فیض سے درج کرتا ہے۔

احادیث مبارکہ

مانا کہ اخلاق فاضلہ باعث اعمال صالحہ ہیں اور وہ باعث نفع آخرت ہیں اور خصوصی اعمال کے اجر وثواب میں بیشمار روایات موجود ہیں لیکن نسب رسول اللہ ﷺ کے نفع رسانی کی روایات میں بھی کوئی کمی نہیں۔ چند روایات حاضر ہیں۔

۱) حضور نبی پاک شہِ لولاک ﷺ نے فرمایا

قریش علی مقدمة الناس یوم القیٰمة ولولاان تبنطر قریش لاخبر تها بما لمحسنها من الثواب .

عنداللہ قریش روز قیامت سب لوگوں سے آگے ہونگے اور اگر قریش کے اترا جانے کا خیال نہ ہوتا تو میں اُنھیں بتا دیتا کہ اُن کے نیک کے لیے اللہ کے یہاں کیا ثواب ہے۔(رواہ ابن عدی عن جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ)

۲) فرماتے ہیں صلے اللہ علیہ وسلم

ان لواء الحمد یوم القیٰمة بیدی وان اقرب الخلق لوائ یومئذ العرب .

بیشک روز قیامت لواء الحمد میرے ہاتھ میں ہوگا اور بیشک اُس دن تمام مخلوق میں میرے نشان سے زیادہ قریب عرب ہونگے۔(رواہ الامام الترمذی الحکیم والطبرانی فی الکبیر)

۳) رسول اکرم شفیع معظم ﷺ فرماتے ہیں:

من اشفع له یوم القیٰمة من امتی اهل بیتی ثم الاقرب فالا قرب الی قریش ثم الانصار ثم من آمن بی واتبعنی من الیمن ثم من مغائر العرب ثم الاعاجم ومن اشفع له اولا افضل .

روز قیامت میں سب سے پہلے اپنے اہل بیت کی شفاعت فرماؤں گا پھر درجہ بدرجہ جو زیادہ نزدیک ہیں قریش تک پھر انصار پھر وہ اہل یمن جو کہ مجھ پر ایمان لائے اور میری پیروی کی پھر باقی عرب پھر اہل عجم اور میں جس کی شفاعت پہلے کروں گا وہ افضل ہے۔ (رواہ الطبرانی فی الکبیر)

۴) نبی پاک شہِ لولاک ﷺ فرماتے ہیں کہ

لو انی اخذت بحلقة باب الجنة تابدات الابکم یابنی هاشم .

میں دروازۂ بہشت کی زنجیر ہاتھ میں لوں تو اے بنی ہاشم پہلے تمہیں سے شروع کروں۔ (رواہ الخطیب عن انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ)

۵) فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم

اترون انی اذاتعلقت بحلق ابواب الجنة اوثر علی بن عبدالمطلب احدا .

کیا یہ خیال کرتے ہو کہ جب میں درہائے جنت کی زنجیر ہاتھ میں لونگا اُس وقت اولادِ عبدالمطلب پر کسی اور کو ترجیح نہ دونگا ۔(رواہ ابن النجار عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما)

٦) فرماتے ہیں نبی پاک ﷺ:

کل سبب ونسب منقطع یوم القیٰمۃ الا سببی ونسبی .

ہر علاقہ اور رشتہ روز قیامت قطع ہو جائے گا مگر میرا علاقہ اور رشتہ۔ (رواہ البزار والطبرانی فی الکبیر والحاکم)

٧) **عن امیر المومنین عمر والطبرانی عن ابن عباس وعن المسور بن مخرمۃ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہم وھوعند احمد والحاکم والبیھقی عن المسور فی حدیث اولہ فاطمۃ بضعۃ منی.**

٨) فرماتے ہیں صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم :

کل نسب وصھر ینقطع یوم القیٰمۃ الا نسبی وصھری

ٹوپی اور پاجے کے سب رشتے قیامت میں منقطع ہو جائیں گے مگر میرے رشتے۔

رواہ ابن عساکر عن عبداللّٰہ بن امیر المؤمنین عمر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما ایک روایت میں یوں ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے لوگوں کو جمع کیا اور منبر پر تشریف لے گئے اور فرمایا

٩) **مابال اقوام یزعمون ان قرابتی لاتنفع کل سبب ونسب ینقطع الا نسبی وسببی فانھا موصولۃ فی الدنیا والآخرۃ .**

کیا حال ہے اُن لوگوں کا کہ زعم کرتے ہیں کہ میری قرابت نفع نہ دے گی ہر علاقہ ورشتہ قیامت میں منقطع ہو جائے گا مگر میرا رشتہ وعلاقہ کہ دنیا وآخرت میں جڑا ہوا ہے۔ (رواہ البزار)

١٠) حضور اقدس ﷺ نے برسر منبر فرمایا: **مابال رجال یقولون ان رحم رسول اللّٰہ ﷺ لاتنفع قوم یوم القیٰمۃ واللّٰہ ان رحمی موصولۃ فی الدنیا والآخرۃ .**

کیا خیال ہے اُن شخصوں کا کہ کہتے ہیں رسول اللّٰہ ﷺ کی قرابت روز قیامت اُن کی قوم کو نفع نہ دے گی خدا کی قسم میری قرابت دُنیا وآخرت میں پیوستہ ہے۔ (رواہ الحاکم عن ابی سعید الخدری رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ)

١١) فرماتے ہیں نبی پاک ﷺ **الشھید یشفع فی سبعین من اھل بیتہ.**

شہید کی شفاعت اُس کے ستر اقارب کے بارے میں قبول ہوگی۔

(رواہ ابوداؤد وابن حبان فی صحیحہ ابی الدرداء رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ)

۱۲) فرماتے ہیں نبی پاک ﷺ

الشهيد يغفرله فى اول دفعة من دمه ويتزوج حوران ويشفع فى سبعين من اهل بيته.

شہید کے بدن سے پہلی بار جو خون نکلتا ہے اُس کی مغفرت فرما دی جاتی ہے اور روح نکلتے ہی دو حوریں اُس کی خدمت کو آجاتی ہیں اور اپنے گھر والوں سے ستر اشخاص کی شفاعت کا اُسے اختیار دیا جاتا ہے۔

(رواہ الطبرانی فی الاوسط بسند حسن عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۱۳) فرماتے ہیں نبی پاک ﷺ

ان الشهيد عند الله سبع خصال (الى ان قال)ويشفع سبعين انسانا من اقاربه .

بیشک شہید کے لئے اللہ تعالیٰ کے یہاں سات کرامتیں ہیں ہفتم یہ کہ اُس کے اقربا سے ستر شخصوں کے حق میں اُسے شفیع بنایا جائے گا۔ (رواہ احمد بسند حسن والطبرانی فی الکبیر عبادۃ بن الصامت والترمذی وصححہ وابن ماجۃ عن المقدام بن معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

۱۴) فرماتے ہیں نبی پاک ﷺ

يصف الناس يوم القيٰمة صفو فافيمر الرجل من اهل النار على رجل من اهل الجنة فيقول يافلان اماتذكر يوم استسقيت فسقيتك شربة فيشفع له ويمر الرجل على الرجل فيقول اماتذكريوم ناولتك طهور افيشفع له فيقول يااماتذكر بوم بعثتني فى حاجه كذافذهبت لك فيشفع له .

لوگ روزِ قیامت پرے باندھے ہونگے ایک دوزخی ایک جنتی پر گزرے گا اُس سے کہے گا کیا آپ کو یاد نہیں آپ نے ایک دن مجھ سے پانی پینے کو مانگا میں نے پلایا تھا اتنی بات پر وہ جنتی اُس دوزخی کی شفاعت کرے گا۔ ایک دوسرے پر گزریگا کہے گا آپ کو یاد نہیں کہ ایک دن میں نے آپ کو وضو کا پانی دیا تھا اتنے ہی پر وہ اس کا شفیع ہو جائے گا ایک کہے گا آپ کو یاد نہیں ایک دن آپ نے مجھے فلاں کام کو بھیجا میں چلا گیا تھا اسی قدر پر یہ اس کی شفاعت کرے گا۔ (رواہ ابن ماجۃ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۱۵) روایت میں ہے کہ کوئی جنتی جھانک کر دوزخی کو دیکھے گا ایک دوزخی اُس سے کہے گا آپ مجھے نہیں پہچانتے وہ کہے گا واللہ میں تو تجھے نہیں پہچانتا افسوس تجھ پر تو کون ہے؟ وہ کہے گا میں وہ ہوں کہ آپ ایک دن میری طرف ہو کر گزرے اور مجھ سے پانی مانگا اور میں نے پلا دیا تھا اس کے صلہ میں اپنے رب ﷻ کے حضور میری شفاعت کیجئے۔ وہ جنتی اللہ

عزوجل کے زائروں میں اُس کے حضور حاضر ہو کر یہ حال عرض کرے گا کہے گا:

یارب فنشفعنی فیه

اے رب میرے تو اُس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما۔

فیشفعه اللّٰه فیه .

مولیٰ عزوجل اُس کے حق میں اس کی شفاعت قبول فرمائے گا۔ (رواہ ابویعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

جب مقبولانِ خدا سے اتنا سا علاقہ کہ کبھی اُن کو پانی پلا دیا وضو کو پانی دیدیا عمر میں اُس کا کوئی کام کر دیا آخرت میں ایسا نفع دیگا تو خود اُن کا جُزو ہونا کس درجہ نافع ہونا چاہیے بلکہ دنیا و آخرت میں صالحین سے علاقہ نسب کا نافع ہونا قرآن عظیم سے ثابت ہے۔

وَ اَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَیْنِ یَتِیْمَیْنِ فِی الْمَدِیْنَةِ وَ كَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا وَ كَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنْ یَّبْلُغَاۤ اَشُدَّهُمَا وَ یَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ (پارہ ۱۶، سورۃ الکھف، ایت ۸۲)

ترجمہ: رہی وہ دیوار وہ شہر کے دو یتیم لڑکوں کی تھی اور اس کے نیچے ان کا خزانہ تھا اور ان کا باپ نیک آدمی تھا، تو آپ کے رب نے چاہا کہ وہ دونوں اپنی جوانی کو پہنچیں اور اپنا خزانہ نکالیں آپ کے رب کی رحمت سے۔

خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو ایک دیوار گرتے دیکھی اور ہاتھ لگا کر اُسے قائم کر دیا اور وہاں والوں نے ان کو اور موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مہمانی دینے سے انکار کر دیا تھا اور اُن کو کھانے کی حاجت، اُس پر موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے کہا کہ آپ چاہتے تو اُس پر اجرت لیتے۔ خضر علیہ الصلاۃ والسلام نے اُس کا جواب دیا کہ یہ دیوار دو یتیموں کی ہے جو ایک مرد صالح کی اولاد میں ہیں اور اس کے نیچے اُن کا خزانہ ہے دیوار گر جاتی تو خزانہ ظاہر ہو جاتا لوگ اِسے لوٹ لیتے۔ آپ کے رب عزوجل نے اپنی رحمت سے چاہا کہ دیوار قائم اور خزانہ محفوظ رہے کہ وہ جوان ہو کر نکالیں۔ اُن کے صالح باپ کے صدقہ میں اُن پر رحمت ہوئی۔ علماء فرماتے ہیں وہ ان بچوں کا آٹھواں یا دسواں (پشت کا) باپ تھا۔

۱۶) عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں

حفظ لصلاح ابیهما وماذکر عنهما صلاحا

اُن کے باپ کی صلاح کا لحاظ فرمایا گیا اُن کی اپنی صلاح کا کوئی ذکر نہ فرمایا۔

یعنی وہ اگرچہ خود بھی صالح ہوں اور کیوں نہ ہوں گے کہ اُن کے لئے یہ خزانہ لازوال محفوظ رکھا گیا تھا سونے کی تختی پر

لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا اور کچھ نصائح و مواعظ۔ (رواہ ابن ابی حاتم و مردویہ فی تفاسیرہما)

فائدہ

اس سے جہاں اولیاء کرام کی اولاد کی برکت بوجہ نسبت بہ اولیاء کا ثبوت ملا اور ساتھ ہی یہ معلوم ہوا کہ حضور نبی پاک ﷺ کی شان کا چرچا دورِ سابق میں کتنا بلند تھا۔

۱۷) فرماتے ہیں نبی پاک ﷺ

ان اللّٰہ یصلح بصلاح الرجل ولدہ وولدہ ویحفظہ فی ذریتہ والدویرات حولہ فمایزالون فی ستر من اللّٰہ وعافیۃ .

بیشک اللہ تعالیٰ آدمی کی صلاح سے اُس کی اولاد اور اولاد کی اولاد کی صلاح فرمادیتا ہے اور اُس کی نسل اور اُس کے ہمسایوں میں اُس کی رعایت فرماتا ہے کہ اللہ ﷻ کی طرف سے پردہ پوشی و امان میں رہتے ہیں۔ (رواہ ابن ابی شیبہ)

۱۸) کعب احبار رضی اللہ عنہ نے فرمایا

ان اللّٰہ یخلف العبد المومن فی ولدہ فرجل

اللہ تعالیٰ بندۂ مومن کی اولاد میں اسّی برس تک اُس کی رعایت کرتا ہے۔ (رواہ احمد فی الزہد)

۱۹) سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہما الصلاۃ والسلام نے فرمایا

طوبیٰ لذریۃ المؤمن ثم طوبیٰ لھم کیف یحفظون من بعدہ .

مومن کی ذریت کے لئے خوبی و خوشی ہے پھر خوبی و خوشی ہے کیسی اُس کے بعد اُن کی حفاظت ہوتی ہے۔

اس پر خیثمہ نے وہی آیت تلاوت کی

وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا (پارہ ۱۶، سورۃ الکھف، ایت ۸۲)

ترجمہ: اور ان کا باپ نیک آدمی تھا۔

(اخرجہ ابن ابی شیبۃ واحمد فی الزہد)

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَآ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ
(پارہ ۲۷، سورۃ طور، ایت ۲۱)

ترجمہ: اور جو ایمان لائے اور ان کی اولاد نے ایمان کے ساتھ ان کی پیروی کی ہم نے ان کی اولاد ان سے ملادی اور ان کے عمل میں انہیں کچھ کمی نہ دی۔

۲۰) فرماتے ہیں ﷺ

ان اللّٰہ یرفع ذریۃ المؤمن الیہ فی درجۃ وان کانوادونہ فی العمل لتقربھم عینہ .

بیشک اللہ تعالیٰ مومن کی ذریت کو اُس کے درجہ میں اُس کے پاس اُٹھا لے گا اگر چہ وہ عمل میں اُس سے کم ہوتا کہ اُن سے اُس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں

پھر یہی آیہ کریمہ من شک تک تلاوت کی اور اُس کی تفسیر میں فرمایا

ماانقضنا الآباء بما اعطینا النبین .

ہم نے جو اولاد کو عطا کیا اُس کے سبب والدوں کا کچھ اجر کم نہ فرمالیا۔ (رواہ البزار وابن مردویہ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم)

۲۱) فرماتے ہیں صلے اللہ علیہ وسلم

اذادخل الرجل الجنۃ سئل عن ابویہ وذریتہ وولدہ فیقال انھم لھم یبلغوا درجتک وعملک فیقول یارب قد علمت لی ولھم فیؤمر بالحاقھم بہ .

جب آدمی جنت میں جائے گا اپنے ماں باپ اور بچوں اور اولاد کو پوچھے گا ارشاد ہوگا کہ وہ تیرے درجہ اور عمل کو نہ پہنچے۔ عرض کرے گا اے رب میں نے اپنے اور اُن کے سب کے نفع کے لئے اعمال کئے تھے اس پر حکم ہوگا کہ وہ اُس سے ملادئے جائیں۔

اس کی تصدیق میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آیت مذکورہ کی تلاوت کی۔ (رواہ عنہ الطبرانی وابن مردویہ)

۲۲) عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما آیہ کریمۂ مذکورہ کی تفسیر فرماتے ہیں

ھم ذریۃ مومن یموتون علی الاسلام فانکانت منازل آبائھم ارفع من منازلھم لحقوابابائھم ولم ینقصوامن اعمالھم التی عملوا شیئا .

یہ ذریت مؤمن کا حال ہے جو اسلام پر مریں اگر اُن کے باپ دادا کے درجے اُن کی منزلوں سے بلندتر ہوئے تو یا اپنے باپ دادا سے ملادئے جائیں گے اور ان کے اعمال میں کوئی کمی نہ ہوگی۔ (رواہ عنہ ابن ابی حاتم)

جب عام صالحین کی صلاح اُن کی نسل واولاد کو دین ودُنیا وآخرت میں نفع دیتی ہے تو صدیق وفاروق وعثمان وعلی جعفر وعباس وانصار کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی صلاح عظیم کا کیا کہنا جن کی اولاد میں شیخ صدیقی وفاروقی وعثمانی وعلوی وجعفری

وعباسی وانصاری ہیں یہ کیوں نہ اپنے نسب کریم سے دین ودُنیا وآخرت میں نفع پائیں گے۔ پھر حضرات علیہ سادات کرام اولاد امجاد حضرت خاتون جنت بتول زہرا کہ خود حضور پُرنور سید المرسلین ﷺ کے بیٹے ہیں کہ اُن کی شان تو ارفع واعلیٰ وبلند وبالا ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے:

اِنَّمَا یُرِیۡدُ اللّٰہُ لِیُذۡہِبَ عَنۡکُمُ الرِّجۡسَ اَہۡلَ الۡبَیۡتِ وَ یُطَہِّرَکُمۡ تَطۡہِیۡرًا (پارہ۲۲،سورۃ الاحزاب،ایت۳۳)

ترجمہ: اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرمادے اور تمہیں پاک کرکے خوب ستھرا کردے۔

۲۳) فرماتے ہیں صلے اللہ علیہ وسلم

ان فاطمة احصنت فرجها فحرمها اللّٰه وذريتها على النار .

بیشک فاطمہ نے اپنی حرمت نگاہ رکھی تو اللہ تعالیٰ نے اُسے اور اُس کی نسل کو آگ پر حرام فرمادیا۔

(رواہ تمام فی فوائدہ والبزار وابو یعلی والطبرانی والحاکم وصححہ عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۲۴) فرماتے ہیں نبی پاک ﷺ

سالت ربی ان لایدخل احد من اهل بيتى النار فاعطانيها .

میں نے اپنے رب عزوجل سے مانگا کہ میرے اہل بیت سے کسی کو دوزخ میں نہ لے جائے اس نے میری مراد عطا فرمائی۔

(رواہ ابوالقاسم بن بشران فی امالیہ عن عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۲۵) حضور علیہ السلام نے دعاء کی

اللهم انهم عترتى رسولك فهب سيئهم لمحسنهم وهبهم لى آلى .

وہ تیرے رسول کی آل ہیں تو اُن کے بدکار اُن کے نیکوکاروں کو دیدے اور ان سب کو مجھے ہبہ کردے۔ پھر فرمایا فضل مولیٰ تعالیٰ نے ایسا ہی کیا۔

علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی مافعل کیا کیا فرمایا آپ نے فرمایا:

فعله بكم يكم ويفعله بمن بعدكم .

یہ تمہارے ساتھ کیا اور جو تمہارے بعد آنے والے ہیں ان کے ساتھ ایسا کرے گا۔ (رواہ الطبرانی)

سوالات وجوابات

مخالفین اپنے موقف کے لئے چند آیات واحادیث پیش کرتے ہیں ان کے جوابات ملاحظہ ہوں۔

سوال: حدیث مُسلم شریف میں ہے کہ نسب سے کسی قسم کا فائدہ نہیں حدیث شریف یہ ہے۔

عن ابی هريرة رضی اللّٰه تعالیٰ عنه من ابطأبه عمله لم يسرع به نسبه .

جواب:۱

نفی نفع مطلق ہے نہ نفی مطلق

جواب:۲

اَلۡحَقۡنَا بِهِمۡ ذُرِّيَّتَهُمۡ (پارہ۲۷،سورۃ طور،ایت۲۱)

ترجمہ: ہم نے ان کی اولاد ان سے ملادی۔

کے صریح معارض ہے۔

سوال

آیۃ کریمہ

فَاِذَا نُفِخَ فِی الصُّوۡرِ فَلَاۤ اَنۡسَابَ بَيۡنَهُمۡ يَوۡمَئِذٍ وَّ لَا يَتَسَآءَلُوۡنَ (پارہ۱۸،سورۃ المؤمنون،ایت۱۰۱)

ترجمہ: توجب صُور پھونکا جائے گا تو نہ ان میں رشتے رہیں گے اور نہ ایک دوسرے کی بات پوچھے۔

جواب: یہ ایک وقتِ مخصوص کے لئے ہے چنانچہ

ولایتساء لون کو آیۃ سے ملا کے فرمایا:

وَ اَقۡبَلَ بَعۡضُهُمۡ عَلٰى بَعۡضٍ يَّتَسَآءَلُوۡنَ (پارہ۲۳،سورۃ الصافات،ایت۲۷)

ترجمہ: اور ان میں ایک نے دوسرے کی طرف منہ کیا آپس میں پوچھتے ہوئے۔

راوی سعيد بن منصور فی سننه وابناء حميدالمنذر وابی حاتم عن ابن عباس رضی اللّٰه تعالیٰ عنهما قال انها مواقف فاما الموقف الذی لاانساب بينهم فاذاهم قيام يتساء لون

(۳) جب کہ احادیث متواترہ سے فضل نسب وفرق احکام ونفع آخرت بلاشبہ ثابت ہے۔

سوال

حدیث میں ہے۔ الالافضل عربی علٰی عجمی ولالاحمر علٰی اسود .

عربی کو عجمی پر کوئی فضیلت نہیں اور نہ ہی گورے کو کالے پر۔

دوسری حدیث میں ہے

انظر فانک سببت بخیر من احمر ولا اسود الاان تفضله بتقوٰی.

دیکھو تو فی نفسہٖ بہتر نہیں گورا کالا ایک ہیں ہاں تقویٰ سے فضیلت پاؤ گے۔

یونہی آیت کریمہ اس کی تائید میں ہے۔

اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ (پارہ ۲۶، سورۃ الحجرات، ایت ۱۳)

ترجمہ: بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے۔

جواب ا

احادیث میں سلب فضل کلّی ہے نہ سلب کلّی فضل .

سوال

حدیث لااغنی عنکم من اللّٰہ شیئا

میں اللہ تعالٰی سے نہ بچاؤں گا۔

جواب

نفی اغنائے ذاتی ہے نہ کہ معاذ اللہ سلب اغنائے عطائی چنانچہ اغنائے عطائی کا ثبوت احادیث متواترہ میں ہے کچھ پہلے گذر چکی ہیں کچھ یہاں عرض کی جاتی ہیں۔

ا) رسول اللہ ﷺ نے حضرت بتول زہرا سے فرمایا

ان اللّٰہ غیر معذبک ولاولدک .

بیشک اللہ تعالٰی نہ تجھے عذاب دے گا اور نہ تیری اولاد کو۔

(رواہ الطبرانی بسند صحیح عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما)

۲)حضرت نبی پاک ﷺ نے فرمایا

انما سمیت فاطمة لان اللّٰه تعالیٰ لحما وذریته عن النساء یوم القیامة .(رواہ ابن عساکر عن ابن مسعود رضی اللّٰه تعالیٰ عنهما)

سیدہ فاطمہ کا نام فاطمہ اس لئے رکھا کہ اللہ ﷻ نے اسے اور اس کی نسل کو قیامت میں آگ سے محفوظ فرمالیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما آیۃ

وَ لَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى (پارہ۳۰،سورۃ الضحیٰ،ایت۵)

ترجمہ: اور بے شک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں

جن رضا محمد صلی اللّٰه علیه وسلم ان لایدخل احدمن اهل بیته النار .

یعنی اللہ تعالیٰ حضور اقدس ﷺ سے وعدہ فرماتا ہے کہ بیشک عنقریب تمہیں تمہارا رب اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے اور حضور اقدس ﷺ کی رضا میں یہ ہے کہ حضور کے اہل بیت سے کوئی شخص دوزخ میں نہ جائے۔(رواہ ابن جریر)

۴) فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم

وعدنی ربی فی اهل بیتی من اقرمنهم بالتوحید ولی بالبلاغ ان لایعذ بهم .

میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میرے اہل بیت سے جو شخص اللہ کی وحدانیت اور میری رسالت پر ایمان لائے گا اسے عذاب نہ فرمائے گا۔(رواہ الحاکم عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ وصححہ)

۵)فرماتے ہیں نبی پاک ﷺ

یاعلی ان اول اربعة یدخلون الجنة انا وانت والحسن والحسین وذراریتا خلف ظهور نا.

اے علی سب میں پہلے وہ چار کہ جنت میں داخل ہوں گے میں ہوں اور تم اور حسن اور حسین اور ہماری ذریتیں ہمارے پس پشت ہونگی۔ (رواہ ابن عساکر عن علی والطبرانی فی الکبیر عن ابی رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

۶) فرماتے ہیں نبی پاک ﷺ

اول من یر دعلی حوضی اهل بیتی ومن احبنی من اُمتی.

سب سے پہلے میرے پاس حوض کوثر پر آنے والے میرے اہل بیت ہیں اور میری امت سے میرے چاہنے

والے۔(رواہ الدیلمی عن علی رضی اللہ عنہ)

فائدہ

احادیث متواترہ صحیحہ کے بعد کسی دوسری دلیل کی ضرورت نہیں رہتی لیکن الحمدللہ اس مسئلہ میں اجماع امت ہے۔

وہابی دیوبندی

یہ فرقہ ہمیشہ اپنی ہانکتا ہے چنانچہ ان کا امام اسماعیل دہلوی لکھتا ہے :

''پیغمبر نے سب کو اپنی بیٹی تک کو کھول کر سُنا دیا کہ قرابت کا حق ادا کرنا اُسی چیز میں ہوسکتا ہے کہ اپنے اختیار کی ہو سو یہ میرا مال موجود ہے اس میں مجھ کو کچھ بخل نہیں اور اللہ کے یہاں کا معاملہ میرے اختیار سے باہر ہے وہاں میں کسی کی حمایت نہیں کرسکتا اور کسی کا وکیل نہیں بن سکتا سو وہاں کا معاملہ ہر کوئی اپنا اپنا درست کرے اور دوزخ سے بچنے کی تدبیر کرے۔'' (تقویۃ الایمان)

تردید شدید

مذکورہ عبارت گول مول ہے اور وہ بھی اسماعیل دہلوی نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف منسوب کی ۔حالانکہ مذکورہ عقیدہ کی خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تردید فرمائی بلکہ وعید شدید سنائی ۔اس گول مول عبارت کا اصل قصہ یہ ہے کہ حضرت امِ ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بالیاں ایک بار ظاہر ہوگئیں اس پر اُن سے کہا گیا۔

ان محمد الایغنی عناک من اللہ شیئا .

محمد ﷺ تمہیں نہ بچائینگے۔

وہ خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور حضور اقدس ﷺ سے یہ واقعہ عرض کیا حضور اقدس ﷺ نے فرمایا

مابال اقوام یزعمون ان شفاعتی لاتنال اھل بیتی ان شفاعتی لیتا ول حاء وحکم .

کیا حال ہے اُن لوگوں کا جو زعم کرتے ہیں کہ میری شفاعت میرے اہل بیت کو نہ پہنچے گی ۔بیشک میری شفاعت ضرور قبیلہ حاء وحکم کو بھی شامل ہے۔ (رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا)

دوسرا واقعہ اور تردید از نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے لئے مروی ہے کہ وہ اپنے ایک پسر کی وفات پر بہ آواز روئیں اُن سے وہی کہا گیا ان قرابتک من محمد .

سوال

حدیث لاغنی عنکم من اللّٰہ شیئا ۔

میں اللہ تعالیٰ سے نہ بچاؤں گا۔

جواب

لاتغنی عنک من اللّٰہ شیئا ۔

محمد ﷺ کی قرابت اللہ کے یہاں تمہیں کچھ کام نہ دیگی اُس پر حضور انور ﷺ نے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو جمع فرما کر برسرِ منبر اُس کا وہ ردِ جلیل ارشاد فرمایا کہ کیا ہوا اُنھیں جو میری قرابت نافع نہیں بتاتے ہر رشتہ وعلاقہ قیامت میں قطع ہو جائے گا مگر میرا رشتہ وعلاقہ کہ دنیا وآخرت میں پیوستہ ہے۔(رواہ البزار)

امام ابن حجر مکی صواعق میں فرماتے ہیں :

قال المحب الطبری وغیرہ من العلماء انه ﷺ لایملک لاحد شیئا لانفعا ولاضرالکن اللّٰه عزوجل یملکه نفع اقاربه بل وجمیع امته بالشفاعة العامة والخاصة فهو لایملک الایملکه له مولاه کمااشارالیه بقوله ﷺغیران لکم رحما سابلها ببلالها وکذا معنی قولہ ﷺلاغنی عنکم من اللّٰه شیئا اے بمجرد نفسی من غیر مایکرمنی به اللّٰه تعالیٰ من نحو شفاعة اومغفرة وخاطبهم بذلک رعایة المقام التخویف والحث علی العمل والحرص علی ان یکونوااولی الناس حظافی تقویٰ اللّٰه تعالیٰ وخشیته ثم اوماء الی حق رحمه اشارة الی اوقال نوع طمأنینته علیهم وقیل هذاقبل علمه ﷺبان الانتساب الیه تنفع وبانه لیشفع فی ادخال قوم الجنة بغیر حساب ورفع درجات آخرین واخراج قوم من النار.

ترجمہ

طبری ودیگر علماء نے فرمایا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ذاتی طور پر کسی کو نفع وضرر نہیں دے سکتے ہاں اللہ تعالیٰ کی عطا سے آپ اپنے اقارب بلکہ جمیع امت کو شفاعت سے نفع دینگے عام ہوں یا خاص بہر حال آپ اپنے رب تعالیٰ کے مالک بنا دینے پر نفع ونقصان دے سکتے ہیں جیسا کہ آپ کے ارشاد گرامی میں اشارہ ہے کہ تمہاری میرے ساتھ رشتہ داری ہے اسی سے میں تمہاری مدد کروں گا اور لاغنی منکم من اللّٰہ کا یہی معنیٰ ہے کہ ذاتی طور اور بغیر اس کے مجھے اللہ تعالیٰ عطاء

کرے میں اللہ کے عذاب سے نہیں بچاؤں گا مثلاً اللہ تعالیٰ کی عطا سے شفاعت کروں گا مجرموں کو بخشواؤں گا اور یہ بھی اس وقت فرمایا جب اللہ کا خوف دِلا رہے تھے اور انہیں عمل صالح کی رغبت دے رہے تھے اور آپ کو حرص تھی کہ آپ کی قوم دوسروں کے تقویٰ اور خوف خداوندی میں سب سے بڑھ کر ہو۔ پھر آپ نے رشتہ داری کے حقوق بتائے تا کہ انہیں تسلی ہو۔ بعض نے کہا کہ یہ آپ ﷺ نے اس علم سے پہلے یہ وعظ فرمایا جب بعد کو علم ہوا کہ نسب سے نفع ہوگا اور آپ بلا حساب بعض کو جنت دلوائینگے اور بعض کے درجات بلند کرینگے اور بعض کو دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل کریں گے

پھر علامہ ابن حجر اُسی میں بعض احادیث نفع نسب کریم ذکر کر کے فرماتے ہیں

ولا ينا فی هذه الاحاديث مافی الصحيحين وغيرهما قوله تعالیٰ وانذر عشيرتک الاقربين مجمع قومه ثم عم وخص بقوله لااغنی عنكم من الله شيئا حتی قال يافاطمه بنت محمد ﷺ امالان هذه محمولة علیٰ من مات كافرا وانها خرجت فخرج التغليظ والتنفير اوانها قبل علمه ينفع عموماً وخصوصاً.

اور یہ اس کے منافی نہیں جو صحیحین میں ہے جب آیت:

وَ اَنْذِرْ عَشِيْرَتَکَ الْاَقْرَبِيْنَ (پارہ ۱۹، سورۃ الشعرآء، ایت ۲۱۴)

ترجمہ: اور اے محبوب اپنے قریب تر رشتہ داروں کو ڈراؤ۔

نازل ہوئی تو آپ نے اپنی قوم کے لوگوں کو جمع کر کے پہلے عمومی طور ڈرسنایا پھر نام لے کر کہ میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نہ بچاؤں گا یہاں تک کہ سیدہ فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بھی فرمایا کہ میں تمہیں اللہ کے عذاب سے نہ بچاسکوں گا۔

مذکورہ بالا تاویل کے علاوہ دوسری تاویل یہ ہو کہ اس کے عام مخاطب کافر ہو یا یہ کہ تغلیظاً وتنفیراً فرمایا یعنی نام لے کر ڈرسنایا تا کہ برائیوں سے نفرت ہو یا یہ کہ وعظ وتقریر اس وقت تھی جب آپ کو یہ علم عطا نہ ہوا کہ آپ ﷺ کو بعد میں بتایا گیا کہ آپ عوام وخواص کی شفاعت فرمائینگے۔

علامہ مناوی تیسیر میں زیر حدیث **کل سبب ونسب** فرماتے ہیں

لايعارضه قوله ﷺ لاهل بيته لااغنی عنكم من الله شيئا لان معناه انه لايملک لهم نفعا لكن الله يملكه نفعهم بالشفاعة فهو لايملک الاماملكه ربه .

اس کا مفہوم بھی وہی ہے جو اوپر مذکور ہوا اور یہی حضرت شیخ محقق قدس سرہ اشعۃ اللمعات میں فرماتے ہیں۔

این غایت وانذا مبالغه درآن والا فضل بعضے ازیں مذکورین ودرآمدن ایشاں بهشت را وشفاعت آں سرور عالم ﷺ مرعصاة امت راچه جائے اقربائے خویشاں بے باحادیث صحیحه ثابت شده است وباوجود آں خوف لاابالی باقیست واین مقام تقاضائے این حال کردوتواند که احادیث فضل وشفاعت بعد ازاں درودیافته باشند وبالجمله مامور شد از جانب پروردگار تعالیٰ بانداز پس امتثال کرداین امر بالجمله تفاضل انساب

بھی یقیناً اور شرعاً اُس کا اعتبار بھی ثابت اور انساب کریمہ کا آخرت میں نفع دینا بھی یقیناً ثابت اور نسب کو مطلقاً محض بے قدر وضائع و برباد جاننا سخت مردود و باطل ہے خصوصاً اس نظر سے کہ اس کا عموم عرب بلکہ قریش بلکہ بنی ہاشم بلکہ سادات کرام کو بھی شامل ہے۔ غلط اور سراسر باطل اور گمراہی ہے۔ بلکہ ایسے قائل پر حضور نبی پاک ﷺ غیظ و غضب ظاہر فرماتے۔ چند روایات حاضر ہیں۔

گستاخ حرامزاده

۱) نبی پاک ﷺ فرماتے ہیں:

من لم یعرف عترتی والا نصار والعرب فهو لاحدی ثلث اما منافق وابالزنیة واما امرأحملته امه .

بغیر طہر جو میری عترت اور انصار اور عرب کا حق نہ پہچانے وہ تین حال سے خالی نہیں یا تو منافق ہے یا حرامی یا حیضی بچہ۔

(رواہ الباوردی وابن عدی والبیہقی فی الشعب)

اس کی مزید وضاحت فقیر کے رسالہ ''گستاخ ولد الحرام'' میں پڑھیے۔

۲) نبی پاک شہ لولاک ﷺ فرماتے ہیں:

ستته لعنتهم لعنهم الله وكل نبی مستجاب الزائد فی کتاب الله والمكذب بقدر الله والمتسلط بالجبروت فيعز بذلک من اذل الله ويذل من اعز الله والمستحل لحرم الله والمستحل من عزتی ماحرم الله والتارک لسنتی.

چھ شخص ہیں جن پر میں نے لعنت کی اللہ اُنھیں لعنت کرے اور ہر نبی کی دعا قبول ہے۔ کتاب اللہ میں بڑھانے والا (جیسے رافضی) کچھ آیتیں سورتیں پارے جدا بتاتے ہیں اور تقدیر الٰہی کا جھٹلانے والا اور وہ جو ظلم کے ساتھ تسلط کرے کہ جسے خدا

نے ذلیل بنایا اسے عزت دے اور جسے خدا نے معزز کیا، اسے ذلیل کرے اور حرم مکہ کی بے حرمتی کرنے والا اور میری عزت کی ایذا و بے تعظیمی روا رکھنے والا اور جو میری سنت کو برا ٹھہرا کر چھوڑے۔

(رواہ الترمذی والحاکم عن ام المومنین والحاکم عن علی ورواہ الطبرانی

عن عمر بن شعوری رضی اللہ تعالیٰ عنہم اولہ سبعتہ لعنتھم وازاد المتاثر بالف وسندہ حسن۔

۳) نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں :

من احب ان یبارک لہ فی اجلہ وان یمتعہ اللّٰہ بماخولہ فلیخلفنی فی اھلی خلافہ حسنہ ومن لم یخلفنی فیھم بتک عمرہ وورد علی یوم القیمۃ مسودا اوجہ .

جسے پسند ہو کہ اس کی عمر میں برکت ہو اور خدا اسے اپنی دی ہوئی نعمت سے بہرہ مند کرے تو اسے لازم ہے کہ میرے بعد اہل بیت سے اچھا سلوک کرے جو ایسا نہ کرے اس کی عمر کی برکت اڑ جائے اور قیامت میں میرے سامنے کالا منہ لے کر آئے۔ (رواہ ابو الشیخ فی تفسیرہ وابونعیم عن عبداللّٰہ بن بدر الخطمی عن ابیہ)

۴) حضور نبی کریم رؤف رحیم ﷺ فرماتے ہیں :

ان اللّٰہ عزوجل ثلث حرمات فمن حفظھن حفظ اللّٰہ دینہ ودنیاہ ومن لم یحفظ ھن لم یحفظ اللّٰہ دینہ ودنیاہ حرمہ الاسلام وحرمتی وحرمہ رحمی.

بیشک اللہ عزوجل کی تین حرمتیں ہیں جو ان کی حفاظت کرے اللہ تعالیٰ اس کی دین ودنیا میں حفاظت فرمائے، ایک اسلام کی حرمت، دوسری میری حرمت، تیسری میری قرابت کی حرمت۔ (رواہ ابوالشیخ بن حبان والطبر انی)

نسب پر فخر جائز نہیں

اعلیٰحضرت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ہاں نسب پر فخر جائز نہیں۔ نسب کے سبب اپنے آپ کو بڑا جاننا، تکبر کرنا جائز نہیں۔ دوسروں کے نسب پر طعن جائز نہیں۔ انہیں کم نسبی کے سبب حقیر جاننا جائز نہیں۔ نسب کو کسی کے حق میں عار یا گالی دینا جائز نہیں۔ اِس کے سبب کسی مسلمان کا دل دُکھانا جائز نہیں۔ احادیث جو اس باب میں آئیں اُنہیں معنی کی طرف ناظر ہیں۔ (اراۃ الادب)

انتباہ

ہمارے دور میں اعلیٰ نسب مثلاً سادات یا کسی مشہور ولی اللہ کی اولاد اس مرض میں بہت زیادہ مبتلا ہیں۔ یہی وجہ ہے

کہ اُن کے اکثر افراد نفس کی شرارت سے زیادہ گھمنڈ غرور و تکبر کا شکار ہیں اور وہ فسق و فجور کچھ نہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ہم بخشے ہوئے ہیں وہ ایسے محسوس ہوتے ہیں کہ گویا اُنہیں جیتے جی جنت کا ٹکٹ مل گیا ہے۔ حالانکہ یہ دھوکا اور فریب نفس بلکہ اِن حضرات کو سب سے زیادہ نیکی کرنی لازم ہے۔

ایک اور دھوکہ

ہمارے دور میں یہ بیماری عام ہے کہ خود کو اعلیٰ قوم بتانا بالخصوص سیّد کہلوانا حالانکہ وہ کم درجہ کی قومیت سے متعلق ہے بالخصوص خود کو سیّد یعنی آلِ فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) ظاہر کرنا عام ہے۔ حالانکہ اس بارے میں سخت وعیدیں آئی ہیں چند روایات ملاحظہ ہوں۔

من انتمی الیٰ غیر ابیہ فالجنتہ علیہ حرام .

جو اپنے باپ کے سوا دوسرے کو دانستہ اپنا باپ بتائے اُس پر جنت حرام ہوگی۔

۲) حضور نبی پاک شہِ لولاک حبیبِ کبریا ﷺ فرماتے ہیں :

من ادی الٰی غیر ابیہ فعلیہ لعنہ اللّٰہ والملئکۃ والناس اجمعین. لایقبل اللّٰہ منہ یوم القیمہ صرفا ولاعدلا.

جو دوسرے کو اپنا باپ بتائے اِس پر اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں سب کی لعنت۔ اللہ روزِ قیامت نہ اُس کا فرض قبول کرے نہ نفل۔

تبصرہ اویسی غفرلہٗ

ہمارے دور میں یہ طریقہ عام ہوتا جا رہا ہے کہ پیشہ ور مثلاً موچی، جولاہہ وغیرہ چھوڑ کر جب دنیاوی اُمور میں ترقی کی یا ملازمت کی تو اچھا عہدہ ملا تو اعلیٰ قوم میں شامل ہو کر خود کو انہیں سے منسوب کرتے ہیں مجھے تو حیرانی ہے اُن مولویوں اور پیروں پر کہ پہلے شاہ جی بنتے ہیں یا قوم کے قریشی ہیں تو چند سالوں بلکہ مہینوں کے بعد حضرت سیّد صاحب بن جاتے ہیں۔ (انا للّٰہ وانا الیہ راجعون) فا لمشتکی الی اللّٰہ.

حلال کمائی

ہمارے دور میں کمائی کے بغیر رزق، روزی مل جانے کا سبب پیر بننا اور مولوی بننا ہے اگر چہ دوسرے شعبوں میں اور اکثر عوام کا بھی یہی حال ہے اگر چہ اللہ اپنے فضل سے ایسے لوگوں کو بھی روزی دیتا ہے بلکہ اوروں سے اُنھیں زیادہ

دیتا ہے۔لیکن صرف پیری مریدی اور مولویت کہ کسی مسجد کی امامت یا وعظ، تقریر یونہی نعت خوانی کو دھندا بنالینا کچھ اچھا کام نہیں۔پیری مریدی اور مولویت اور نعت خوانی مقدس شعبے ہیں انہیں صرف روزی کا دھندا بنانا ان مقدس شعبوں کی توہین ہے اسلاف میں یہی شعبے ہی زیادہ برگزیدہ سمجھے جاتے تھے لیکن وہ روزی کسبِ حلال سے حاصل کرتے۔

حکایت

ایک مولوی صاحب دہلی شہر میں شیرینی والے مشہور تھے۔وہ امامت وکتابت تو کرتے مُفت لیکن روزی کماتے ، صحیح مٹھائی تیار کرکے اور اس میں کسی قسم کی ملاوٹ نہ کرتے اِسی لئے اُن کی مٹھائی چسیلی رسیلی تھی۔

آج کے ملاوٹ کے دور میں کوئی پیشہ بھی کیا جائے تو آخرت کا اجروثواب ڈھیروں کے ڈھیر نصیب ہوگا اور رزق میں کمی نہیں آئے گی۔(انشاء اللّٰہ) حلال روزی کی کمائی کے لئے کوئی پیشہ وطریقہ اختیار کیا جائے یہ سنّت انبیاء علیہم السلام ہے۔

فہرست پیشہ انبیاء علیہم الصلوۃ والسّلام

آدم	شیث	ادریس	ابراہیم	نوح	لوط	داوٗد	سلیمان	موسیٰ	عیسیٰ
کاشتکاری بافندگی	بافندگی	خیاطی	کاشتکاری ومعماری	نجاری	کاشتکاری	آہن گری	زنبیل سازی	شبانی	رنگریزی

آدم علیہ السّلام کے پیشے کے متعلق چند حوالے ملاحظہ ہوں

۱) حاکم نے ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے :

كان آدم حراثًا .

آدم علیہ السّلام کھیتی کرتے تھے۔

فائدہ

اس روایت سے سیّدنا حضرت آدم علیہ السلام کے متعلق کھیتی باڑی کرنا ثابت ہوا۔اس اعتبار سے تو کھیتی باڑی کرنے والے خوش نصیب ہیں کہ اپنے باپ کی وراثت سنبھالے ہوئے ہیں اب جو کوئی کسان اور زراعت پیشہ پر طعن وتشنیع کرتا ہے تو اپنا نقصان کرتا ہے وہ اپنے دادا پر طعن کررہا ہے۔

۴)اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

يٰبَنِىۡۤ اٰدَمَ قَدۡ اَنۡزَلۡنَا عَلَيۡكُمۡ لِبَاسًا يُّوَارِىۡ سَوۡاٰتِكُمۡ وَرِيۡشًا وَ لِبَاسُ التَّقۡوٰى ذٰلِكَ خَيۡرٌ ذٰلِكَ مِنۡ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمۡ يَذَّكَّرُوۡنَ (پارہ۸،سورۃ الاعراف،ایت ۲۶)

ترجمہ: اے آدم کی اولاد بے شک ہم نے تمہاری طرف ایک لباس وہ اُتارا کہ تمہاری شرم کی چیزیں چھپائے اور ایک وہ کہ تمہاری آرائش ہو اور پرہیزگاری کا لباس وہ سب سے بھلا یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے کہ کہیں وہ نصیحت مانیں۔

فائدہ

اس آیت سے آدم علیہ السلام کے متعلق کپڑے سینا یعنی درزی کا پیشہ ثابت ہوا۔اس معنی درزی حضرات خوش بخت ہیں کہ اپنے دادا کا پیشہ کر رہے ہیں۔

۳)حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے فتح العزیز میں لکھا ہے کہ:

اَوَّلُ مَنۡ حَاكَ آدَمُ عَلَيۡهِ السَّلَامُ

سب سے پہلے جس نے کپڑا بنا وہ آدم علیہ السلام ہیں۔

فائدہ

بتایئے جولاہہ ہونا کون سا بُرا پیشہ ہے اگر چہ دورِ حاضر میں یہ پیشہ ناپید ہے لیکن جولاہوں کی اولاد کو اُس سے عار دلانا کون سا عمل ہے بلکہ فقہ میں ایسے شخص پر کفر کا فتویٰ ہے چنانچہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی صاحب تفسیر مظہری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی معروف تصنیف ''مالا بدمنہ'' میں لکھا کہ......اگر کوئی کہے آدم علیہ السلام کپڑا بنتے تھے اور اس کے جواب میں دوسرا شخص حقارت کے طور پر کہے کہ پھر تو ہم لوگ جولاہے کے بچے ہوئے ''یکفر'' یعنی کافر ہو گیا۔غور کرو جس پیشہ کی خوبی قرآن وحدیث اور فقہ سے ثابت ہو پھر مسلمان کس طرح طعن کرے گا۔اصل بات یوں ہے کہ لوگ ناواقفیت سے اکثر کسب اور پیشہ کو جس کو نبیوں نے کیا ہے ذلیل وحقیر سمجھتے ہیں۔

۵)دیگر انبیاء علیہم السلام کے پیشے:

تفسیر فتح العزیز میں ہے کہ آدم علیہ السلام اور شیث علیہ السلام کپڑا بنتے تھے اور حضرت نوح علیہ السلام تجارت اور بڑھئی کا کام کرتے تھے اور حضرت ادریس علیہ السلام خیاطی کرتے تھے اور حضرت صالح اور حضرت ہود علیہم السلام

دونوں تجارت کرتے تھے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کھیتی کرتے تھے اور حضرت شعیب علیہ السلام مویشی والے تھے دودھ اور نسل اور صوف اور ریشم مویشی بیچ کر اپنی معاش کرتے تھے اور حضرت لوط علیہ السلام بھی کھیتی کرتے تھے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام بکریاں چرایا کرتے تھے اور حضرت داؤد علیہ السلام زرہ باف تھے اور حضرت سلیمان علیہ السلام خواص تھے یعنی کھجور کے درختوں کے پتوں سے پنکھے اور چٹائی بنا کر بیچتے تھے۔ حالانکہ خدا تعالیٰ نے اُن کو تمام زمین کی سلطنت دی تھی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام صباغی کرتے تھے۔ بعض علماء کہتے ہیں سلائی کرتے تھے اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ بکریاں چراتے تھے اور تجارت کرتے تھے۔ بعد میں خدائے تعالیٰ نے آپ کا رزق جہاد کی غنیمت سے مقرر کیا تھا

صحابۂ اکرام ائمہ عظام کے پیشے

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بزازی کرتے تھے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ خشت ریزی کرتے تھے یعنی اینٹیں پکی تیار کرکے بیچتے تھے۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ بزازی یعنی کپڑا فروشی کرتے تھے۔ اُن کے علاوہ اکثر صحابہؓ وائمہ رضی اللہ عنہم کے حالات پڑھنے سے معلوم ہوگا کہ وہ اپنی روزی کسب ید (ہاتھ کی کمائی سے حاصل کرتے) آج روزی کے معاملے میں ہم پریشان حال ہیں اس کی واحد وجہ یہ ہے کہ ہم نے کسب حلال کے عمل کو ترک کر دیا ہے اگر آج بھی ہم کسبِ حلال کے کسی شعبے کو لے لیں اور اُسے صحیح اور اسلامی اصول کے مطابق عمل میں لائیں تو ان شاء اللہ تعالیٰ کبھی روزی میں کمی نہ آئے۔ بینک بیلنس ہوگا تو کسی کے سامنے ہاتھ پھیلانے کا موقع نہ آئے گا۔

فقط والسّلام

مدینے کا بھکاری

ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہٗ

بہاولپور۔ پاکستان

☆..........☆..........☆